REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹　　شمارہ ۲۷

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۱۸ ذوالحجہ ۱۴۱۰ ہجری　　۱۲ وفا ۱۳۶۹ ہش　　۱۲ جولائی ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملتی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے۔ اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پالیتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔ خدا تعالیٰ کا نام تواب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے۔ اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اس لئے اس کا نام تواب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

آپ کے ساتھ دنیا کا امن وابستہ ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں۔ میں کوئی محض خیال آرائی کی باتیں نہیں کر رہا۔ میں ایسی ٹھوس حقیقتیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ جن حقیقتوں کے متعلق شبہے کی کوئی گنجائش نہیں۔ سپردگی کے بغیر یعنی تقویٰ کے ساتھ خدا کے سپرد ہونے کے بغیر بنی نوع انسان میں سے کسی کو امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک بنی نوع انسان کو ایسے صاحب امن نصیب نہ ہو جائیں ان کو بنی نوع انسان کے امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس حقیقی امن جماعت احمدیہ کے ایسے مخلصین سے وابستہ ہے جن سے ان کا ماحول امن میں آجائے۔ اگر ایک ایسا احمدی ہو جس سے اس کا ماحول امن میں نہ ہو تو دنیا اس کو کہے یا نہ کہے اس کا دل یہ گواہی دے سکتا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ کیونکہ انسان اپنی ذات کو تو اندر سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے انسان کی عزت کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے غیروں کی زبان سے تو اس کو محفوظ کر دیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنے نفس کی زبان سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ آپ کے اندر اور آپ کے ضمیر کی آواز جتنا آپ پر ظلم کرے گی اتنا ہی آپ پر رحم کر رہی ہوگی۔ اس لئے اپنے وجود کو حقیقت سے پرکھیں۔ اور بہت ہی آسان اور سیدھی اور صاف پہچان ہے۔ اگر آپ سے آپ کی بیوی امن میں ہے۔ اگر آپ سے آپ کے بچے امن میں ہیں۔ اگر آپ سے آپ کے عزیز اور رشتے دار امن میں ہیں۔ اگر آپ سے آپ کے دوست امن میں ہیں۔ اگر آپ سے آپ کا معاشرہ امن میں ہے تو یقین کے ساتھ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سپردگی کی علامتیں مجھ میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ میں خدا کا بنتا چلا جا رہا ہوں۔ اور اس کے نتیجے میں طبعاً جو ظہور میں آنا چاہیئے تھا میری ذات میں ظہور میں آرہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جون ۱۹۹۰ء بمقام ہالینڈ)

(قائد تربیت انصار اللہ بھارت)

ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

"تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر رنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ ہی رہتی ہیں۔ اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔"

(ماخوذ از خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء)

قائد تربیت انصار اللہ بھارت

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

منقولات

پاکستان میں احمدیوں کی حالتِ زار

بین الاقوامی تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی کی نظر میں

AMNESTY INTERNATIONAL

بین الاقوامی تحفّظ حقوقِ انسانی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مجریہ مئی ۱۹۹۰ء میں حکومتِ پاکستان کے اُس خلافِ عقل قانون پر جس کے تحت احمدیوں کو اپنے تئیں مسلمان کہنے کے الزام میں گرفتار کیا جا رہا ہے، واشگاف الفاظ میں گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح کمیٹی مذکور نے احمدیوں کے خلاف برپا ہونے والے ان فرقہ وارانہ فسادات اور مظالم جن کے نتیجے میں بہت سی قیمتی جانیں تلف ہوئیں کی تفتیش میں پاکستانی حکام کی ناکامی پر بھی گہرے دُکھ کا اظہار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ تمام وہ قوانین جن کے تحت پُر امن مذہبی عقائد رکھنے والے احمدی شہریوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے یکسر کالعدم قرار دیئے جائیں۔ اور آرڈیننس نمبر ۲۰ جس کے تحت احمدی عقیدہ رکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے کی بھی تنسیخ کی جائے۔

عالمی تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی کے ایک وفد نے گزشتہ سال جولائی اور اگست میں پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے عمل کا جائزہ لینے کے لئے وہاں کا دورہ کیا۔ وفد نے مرکزی وزراء اور صُوبائی حکام سے ملاقات کی۔ اور ۱۹۸۴ء میں نافذ کئے گئے آرڈیننس پر جس کی آڑ میں احمدیوں کو اپنے عقیدہ کے اظہار کے مبیّنہ جرم میں قید وبند کی سزا دی جاتی ہے گہری تشویش ظاہر کی۔ اپریل ۸۴ء میں اس وقت کے مطلق العنان آمر جنرل ضیاء الحق نے آرڈیننس نمبر ۲۰ کے ذریعہ تعزیراتِ پاکستان میں شق B/۲۹۸ اور ۲۹۸/C کا اضافہ کیا جس کے تحت احمدیوں کو اپنے تئیں مسلمان کہنے، اسلامی طریق پر عبادت بجالانے اور اپنے عقیدہ کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی کُلّیتہً ممانعت کر دی گئی۔ اور اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کی صورت میں ان کے لئے تین سال قیدِ بامشقت اور جُرمانہ کی سزا مقرر کی گئی۔ کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ احمدیوں کے لئے اپنے عقیدے کے اظہار کے مبیّنہ جُرم میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ C/۲۹۵ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر حملہ کرنے والے کو موت کی سزا مقرر کئے جانے کے لئے ۱۹۸۶ء میں نافذ کی گئی تھی کے تحت بھی فردِ جرم عائد کیا گیا ہے۔

عالمی تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی کی رائے میں آرڈیننس نمبر ۲۰ پاکستانی حکام کے لئے از روئے قانون احمدیوں کو حاصل شدہ مذہبی آزادی کو سلب کرنے کی ناجائز جسارت فراہم کرتا ہے۔ اور وہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل نمبر ۱۸ اور اقوامِ متحدہ کی ۱۹۸۱ء کی قرارداد جس کے تحت مذہبی عقیدہ کی بُنیاد پر کی جانے والی ہر قسم کی تفریق اور تعصّب کا سدِّباب کیا گیا ہے کے صریحاً خلاف ہے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اگست ۱۹۸۴ء میں اقوامِ متحدہ کے ایک سب کمیشن (SUB-COMISS(ON)) نے جو اقلیتوں کے تحفّظ اور اُن کے خلاف کسی قسم کے امتیاز کو ختم کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا، ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں آرڈیننس نمبر ۲۰ کے نفاذ پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے منسوخ کرنے کی پُرزور اپیل کی گئی تھی۔ لہٰذا عالمی تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی بھی آرڈیننس مذکورہ کو فی الفور منسوخ کئے جانے کی پُرزور حمایت کرتی ہے۔

عملاً یہ آرڈیننس احمدیوں پر سخت مظالم روا رکھنے کی جسارت فراہم کرتا ہے۔ احمدیوں پر اپنے عقیدہ کے اظہار کی پاداش میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ B/۲۹۸ و C/۲۹۸ کے تحت مسلسل فردِ جُرم عاید کیا جا رہا ہے۔ انہیں السلام علیکم کہنے یا ایسے بیجز (BADGES) لگانے پر جن پر قرآنی آیات لکھی ہوں قید کی سزا دی جا رہی ہے۔ اور مختلف قسم کے جھُوٹے مقدمات میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں اس آرڈیننس نے ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں احمدیوں کے لئے شدید خطرات درپیش ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ جناب رشید احمد چوہدری نے بتایا ہے کہ یہ ظالمانہ اور سفّاکانہ قانون جس کے نفاذ پر چھ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے جنرل ضیاء الحق نے اپنی سیاسی مطلب براری کے لئے نافذ کیا تھا۔ جنرل ضیاء الحق گو اِس دُنیا سے جا چکے ہیں لیکن جب تک یہ قانون قائم ہے احمدیوں کو اپنے ہی وطن میں انسانیت سوز مظالم کے شکنجہ میں گرفتار رہنا پڑے گا۔ لہٰذا عالمی تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی، دنیا کے تمام سیاسی رہنماؤں، دانشوروں اور ذرائعِ ابلاغ کے لئے اِس ظالمانہ اور انسانیت سوز قانون کی تنسیخ کے لئے اپنی اپنی آواز اُٹھانے کا صحیح وقت یہی ہے۔

—✲—

"جارحانہ حملے"

اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں احمدیوں پر ننکانہ صاحب اور چک سکندر میں کئے گئے جارحانہ حملوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اپریل ۸۰ء میں کٹّر مذہبی مخالفین کے ایک گروہ نے پہلے سے طے شدہ سازش کے تحت صُوبہ پنجاب کے علاقہ ننکانہ صاحب میں آباد احمدیوں پر حملہ کیا اور اُن کے گھروں اور املاک کو نذرِ آتش کر دیا۔ اسی نوع کا ایک اور حملہ چک سکندر میں ۱۲ر جولائی ۱۹۸۹ء کو کیا گیا جس میں تین احمدی اور ایک غیر احمدی جاں بحق ہوئے۔ اور احمدیوں کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ تحفّظِ حقوقِ انسانی کمیٹی نے مظلوم احمدیوں کے جان ومال کی حفاظت کرنے اور حملہ آوروں کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے میں پولیس کی ناکامی پر شدید تشویش اور گہرے دُکھ کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کے اس وفد نے مطالبہ کیا ہے کہ ان فسادات کی آزادانہ تفتیش کرائی جائے اور اُن کے نتائج سے عوام کو بھی آگاہ کیا جائے۔!

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب تک اِس نوع کی کوئی تفتیش نہیں کرائی گئی ہے۔ اور نہ ہی حکومتِ پنجاب (پاکستان) نے چک سکندر کے اُن احمدیوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہیں، بحفاظت واپس لاکر آباد کرنے کے سلسلہ میں مناسب اقدامات کئے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فریقین کی طرف سے قتل کے جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں حکام نے ان کی کارروائی میں نمایاں رنگ میں جانبداری سے کام لیا ہے۔ مخالفین کی طرف سے دائر کردہ قتل کے مقدمات میں اب تک ۱۷ احمدی گرفتار کئے جا چکے ہیں جبکہ احمدیوں کی طرف سے اپنے تین بھائیوں کے قتل کے سلسلہ میں دائر کردہ مقدموں میں ایک بھی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔ وفد نے اِن حالات پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بیان دیا ہے کہ

"مذہبی اور فرقہ وارانہ فسادات کے دَوران حکّام کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ اقلیتوں کے بنیادی حقوق اور جان ومال کی حفاظت کریں۔ بصورتِ دیگر اقلیتوں کے ذہن میں یہ تاثر جاگزیں ہو جائے گا کہ ان پر کئے جانے والے مظالم حکام کی ایماء پر ہی ہو رہے ہیں۔"

اَسیران

رپورٹ میں اِس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ گزشتہ دِنوں قیدیوں کے سمیت بہت سے ایسے قیدی جن کے خلاف "مارشل لاء" کے تحت مختلف فوجی عدالتوں میں مقدمات چل رہے تھے رہا کئے گئے ہیں۔ ۲۰۲۹ افراد کی سزائے موت کو عُمر قید میں بدل دیا گیا ہے۔ اور "مارشل لاء" کے بعض مخصوص قیدیوں کے لئے معاوضہ کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ اندریں حالات کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ مسلّمہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ایک طریقِ کار مرتب کیا جائے جس کے تحت باقی ماندہ قیدیوں کے خلاف درج مقدمات کا بھی جائزہ لیا جائے اور اس بات کا ثبوت فراہم کیا جائے کہ ان قیدیوں میں اب کوئی ایک بھی ایسا سیاسی قیدی نہیں رہا جس کے خلاف جھُوٹے الزامات عائد کرتے مقدمہ دائر کیا گیا ہو۔

رپورٹ میں اِس بات کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ علاقہ "سکھر" اور "ساہی وال" کے احمدیوں کے خلاف فوجی عدالتوں میں قتل اور دُوسرے جرائم کے سلسلہ میں چل رہے مقدمات کا بھی از سرِ نو جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔

جِسمانی اذیّت

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ پاکستانی جیلوں میں جسمانی اذیّت دینے کا طریق بہت کم ہو گیا ہے، بایں ہمہ ایسے پُرانے قیدیوں کو جو تاحال اِس مرحلے سے نہیں گزرے جسمانی اذیت پہنچائے جانے کا غالب امکان موجُود ہے۔ قیدیوں کو اب بھی بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں۔ بعض جیلوں میں بچّوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جسمانی اذیّت پہنچانے کے علاوہ جیلوں میں زنا بالجبر یا عصمت دری کا اندیشہ بھی بعید از امکان نہیں ہے۔

(ترجمہ از انگریزی روزنامہ ایشین ٹائمز لندن۔ مجریہ ۵ر جون ۱۹۹۰ء)

درخواستِ دُعا

خاکسار چند روز بعارضہ بخار بیمار رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اعتبار سے طبیعت ٹھیک ہے لیکن ذیابیطس کا عارضہ ہونے کی وجہ سے شوگر زیادہ ہو گئی ہے۔ دونوں پاؤں پہ ۲ دو چھوٹے چھوٹے زخم بھی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ایڈیٹر)

خُطبہ جُمعۃ المبارک

جبتک عبادت کے اندر محبت کی رُوح نہ پائی جائے اُس وقت تک نہ "رغبت" کا مضمون سمجھ میں آسکتا ہے نہ "رغبت" نصیب ہو سکتی ہے۔ پس اِس آیتِ کریمہ میں جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے معانی کے سمندر ہیں اور بہت سی نصیحتیں ہیں، بہت سے قوانینِ قدرت کے راز ہیں جن سے پردے اُٹھائے گئے ہیں!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴ ہجرت ۱۳۶۹ ہش مطابق ۴ مئی ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ
ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے ———— (ایڈیٹر)

تشہد وتعوذ اور سُورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درجِ ذیل آیات کی تلاوت کی :۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝

(سورۃ الم نشرح: آیات ۶ تا ۹)

اور فرمایا :۔

یہ آیات کریمہ جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بہت سے دائمی غیر مبدّل اُصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ اور بعض ایسے قوانینِ قدرت کا بھی ذکر ہے جن میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اِسی طرح قوموں کی زندگی اور موت، ترقی اور زوال کے اسباب کی طرف بھی اِن مختصر آیات میں اشارہ ہے۔ اِسی طرح وُہ لوگ جو بڑے بڑے منصُوبے بناتے ہیں اور بعض انتظامات چلاتے ہیں، ان کے لئے بھی اس میں ایک گہری نصیحت ہے۔ ان آیات کا ترجمہ اگرچہ بالکل سادہ اور واضح ہے مگر پھر بھی ممکن ہے کہ بعض دوست آپ میں سے نہ جانتے ہوں۔ اِس لئے میں سادہ الفاظ میں اِن کا ترجمہ کرتا ہُوں۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش بھی ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش بھی ہے یا محنت اور مشقت کے ساتھ آسائش بھی ہے۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ پس جب تُو فارغ ہوجا تو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے کھڑا ہو جایا کر۔ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ پھر اپنے رب کی طرف ہی رغبت کر۔

اِن آیات پر مَیں نے پاکستان میں بعض خطبات میں روشنی ڈالی تھی۔ اُن تمام باتوں کو دُہرانا آج مقصود نہیں ہے۔ بلکہ ایک دو زائد باتوں کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

ایک بات تو یہ ہے کہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ میں ایک مضمون مَیں پہلے بیان کر چکا ہُوں۔ وہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں تکلیف نہیں تھی بلکہ راحت تھی۔ اور دُنیا کے کاموں میں یا دین کے وہ کام جو براہِ راست عبادت سے تعلق نہیں رکھتے اور دُوسری مصروفیات میں انسان کو اُلجھائے رکھتے ہیں اُن کاموں میں وہ لذت نہیں تھی جو لذت عبادت میں تھی۔ تو جس طرح عُسر کا یُسر سے مقابلہ ہوتا ہے، عُسر اگر محنت اور مشقت اور تنگی کو کہتے ہیں تو یُسر آسائش کو، آرام کو، سکینت کو کہتے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے لئے دن کے کاموں میں ہر چند کہ وہ دین کے ہی کام تھے اور خدا کی عبادت میں وہی نسبت تھی جو عُسر کو یُسر سے ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا : فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ جب تُو دین کے کاموں سے جو دِن کو درپیش ہوتے ہیں لیکن براہِ راست عبادت سے تعلق نہیں رکھتے، اُن سے فارغ ہو جایا کر تو پھر اپنی مرضی سے تیرا حق ہے کہ کچھ آرام بھی کرلے۔ اور وہ آرام یہ ہے کہ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ اپنے ربّ کی طرف رغبت کر۔ اور خُدا کی یاد سے لذت پا۔ یہ وہ مقام ہے جو ابتداء میں نصیب ہونا تو درکنار انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ بہت سے عبادت کرنے والوں کے لئے "نصب" کا مقام تو رہتا ہے۔ "نصب" کی منزل پہ آکر وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور "رغبت" کی منزل ان کو نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ بڑی اُلجھنوں کا شکار رہتے ہیں۔ وہ کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے تو عبادت کی۔ ہمیں مزا نہیں آیا۔ اِس مزے سے پہلے وہ اندرونی نفسیاتی رُجحان پیدا کرنا ضروری ہے جو محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ جب تک عبادت کے اندر محبت کی رُوح نہ پائی جائے اُس وقت تک نہ "رغبت" کا مضمون سمجھ آسکتا ہے۔ نہ "رغبت" نصیب ہوسکتی ہے۔ پس اِس آیتِ کریمہ میں جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، معانی کے سمندر ہیں۔ اور بہت سی نصیحتیں ہیں۔ بہت سے قوانینِ قدرت کے راز ہیں جن سے پردے اُٹھائے گئے ہیں۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کو اگر سائنسی زبان میں آپ ڈھالنے کی کوشش کریں تو سائنس کا یہ مشہور محاورہ کہ OUTPUT IS NEVER GREATER THAN INPUT. کہ جو OUTPUT ہے وہ INPUT سے زیادہ کبھی نہیں ہوسکتی۔ اور اس کا لازمی انحصار INPUT پر ہے۔ INPUT انرجی FEED کرنے کا نام ہے۔ کسی کام کو حاصل کرنے کے لئے آپ جو توت خرچ کرتے ہیں اس کو INPUT کہتے ہیں۔ اور اس کام کے نتیجے کو OUTPUT کہتے ہیں۔ تو سائنس کے اس سادہ سے فقرے میں بہت گہرا قانونِ قدرت کا ایک راز بیان ہُوا ہے۔ جس سے مغربی قوموں نے بے انتہا فائدے اُٹھائے ہیں۔ گھر بیٹھے جنتر منتر سے کچھ نصیب نہیں ہوگا یہ پیغام ہے۔ جو کچھ تمہیں نصیب ہوتا ہے تمہاری محنت سے نصیب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو نصیب ہوتا ہے وہ محنت کے مقابل پر کم ہوتا ہے۔ یہ قانون ہے۔ اس قانون کو جب ہم مذہبی رنگ میں سمجھتے ہیں تو بالکل ایک نیا مضمون پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ INPUT کے سوا تمہیں راحت نصیب نہیں ہوسکتی۔ لیکن خدا کی راہ میں تم جتنی INPUT کرتے ہو اُس سے بہت زیادہ راحت نصیب ہوگی۔ یہاں سائنس کا وہ ابتدائی قانون صرف عمل پیرا نہیں رہتا بلکہ ایک قدم اور آگے یہ مضمون بڑھ جاتا ہے۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ تو اپنی جگہ قائم ہے۔ کسی انسان کو بغیر محنت کے نہیں ملے گا۔ مگر جب INPUT خدا کے لئے کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا حصہ بیچ میں ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ جب تُو خدا کی راہ میں محنت کرے گا تو پھر رغبتوں کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ ایک ایسا سلسلہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جس کے لئے وہ جتنا چاہے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پس حقیقت میں دُنیا کے قوانین پر ہی قدم رکھتے ہُوئے رُوحانیت کے قوانین تک رسائی ہوتی ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ ہم دُنیاوی قانون سے بالا ہیں یہ درست نہیں ہے۔ پہلے مادی قوانین

جو قدرت کے قوانین ہیں اور خدا ہی نے بنائے ہیں ان پر عمل کرنا سیکھیں۔ اُن کی حقیقتوں کو سمجھ کر اُن کے مطابق اپنے زندگی کے منصوبے ڈھالیں اور محنتیں کریں۔ پھر یاد رکھیں کہ آپ اس مقام پر فائز ہو چکے ہیں، جہاں اب دین میں آپ جب وہی راہ اختیار کریں گے تو ایک بالائی منزل تعمیر ہوگی۔ اور وہ قانونِ قدرت ان نتائج کے مقابل پر کوتاہ رہ جائے گا جو آپ کو نصیب ہوں گے۔ قوانینِ قدرت تو یہ بتاتے ہیں کہ آپ کی محنت کا زیادہ سے زیادہ برابر نتیجہ نکل سکتا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک ہم نے ملاحظہ کیا ہے محنت کا برابر نتیجہ بھی نہیں نکلا کرتا۔ کیونکہ محنت میں کچھ حصہ ضیاع کا ہو جاتا ہے۔ کچھ چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً جب آپ موٹر میں پٹرول ڈالتے ہیں تو اگرچہ اس کی طاقت کا ایک بڑا حصہ پہیوں کو چلانے میں کام آتا ہے۔ اور دیگر بجلی کے کل پرزوں کو چلانے میں کام آتا ہے۔ لیکن فریکشن (FRICTION) کے نتیجے میں اور کچھ مشین کی خرابی کے نتیجے میں مشین میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ تمام طاقت کو وہاں منتقل کر سکے جہاں منتقل کرنا مقصود تھا۔ ایک حصہ اس کا ضائع چلا جاتا ہے۔ اِسی لئے آپ اگر سائنسی محاوروں سے واقف ہوں تو آپ مشینوں کے متعلق یہ بھی لکھا ہوا پائیں گے کہ اس کی افیشنسی (EFFICIENCY) ۷۰ فیصدی ہے۔ ۸۰ فیصدی ہے۔ ۹۰ فیصدی ہے۔ آج تک کوئی کار ایسی ایجاد نہیں ہوتی۔ کوئی بھی مشین دنیا میں ایسی ایجاد نہیں ہوئی جو ۱۰۰ فیصدی امانت کے ساتھ آپ کی طاقت کا پھل آپ کو عطا کر دے۔ پس وہ جو درمیان میں FRICTION ہے، وہ دراصل مشین کی خیانت ہے۔ وہ کچھ حصہ اپنے لئے رکھ لیتی ہے۔ کچھ ضائع کر دیتی ہے۔ پس اس میں ہمیں ایک اور نکتہ بھی ہاتھ آیا کہ جتنا خدا کی راہ میں کوئی امین ہوگا اتنا ہی اس کی محنتوں کو بہتر پھل لگیں گے۔ اور جتنا امانت میں خیانت کرنے والا ہوگا اتنا ہی اس کی محنت کے پھلوں میں کمی آتی چلی جائے گی۔ اب بظاہر دو عبادت کرنے والے ایک رات جاگ کر خدا کی راہ میں کھڑے رہتے ہیں۔ "لیلۃ القدر" میں۔ یعنی "لیلۃ القدر" کی رات سمجھتے ہوئے ۲۷ رمضان کو مثلاً بعض ایسے لوگ بھی عبادت کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں جن کو عام وقتوں میں پانچ وقت نمازوں کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ لیکن بہر حال ایک جذبہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اس گھڑی کا کوئی ایسا لمحہ ہمیں نصیب ہو جائے کہ ہماری زندگی کی ساری کوتاہیاں دُھل جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ہمیں دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازے۔ اس نیک تمنا پہ تو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن وہ بھی کھڑے رہتے ہیں۔ اور ایک ایسا آدمی بھی کھڑا رہتا ہے جس کا دِل عبادت میں رہتا ہے جو ہمیشہ خدا کی محبت کی تلاش میں رہتا ہے ان دونوں کا ظاہر ایک ہی ہے۔ ایک جیسا ہی وقت ہے لیکن واقعتاً اُن کی عبادت کی کیا کیفیت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن دنیا کے اندازوں کے مطابق ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ بعض لوگ اِس قسم کے ہوں گے اور بعض لوگ اُس قسم کے ہوں گے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کھڑے رہتے ہیں۔ اُن کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بار بار دِل اُکتا تا ہے۔ تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ محنت کرتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ ہم کھڑے رہیں اور خدا کو یاد کریں۔ لیکن دُوسرے تصورات، دُوسرے خیالات، فکریں، آرزوئیں اُن کا دامن تھامتی ہیں اور دُعا کرتے کرتے ان کی توجہ بکھر کر اِدھر اُدھر چلی جاتی ہے اور خدا سے ہٹ جاتی ہے۔ کچھ ایسے ہیں جن کی عبادت کا اکثر حصہ اسی کیفیت میں گزرتا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جن کی عبادت کا نسبتاً کم حصہ اس کیفیت میں گزرتا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جن کی عبادت پر خدا کی یاد کا، خدا کی محبت کا غلبہ رہتا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جن کی عبادت پر دُنیا کی محبتوں کا غلبہ رہتا ہے۔ اور خدا کی محبت کی جھلکیاں کہیں کہیں اُن کو دکھائی دیتی ہیں۔

یہ فرق ہے امین اور غیر امین میں

تو یہ خدا کی طرف سے اس کی [illegible] کا امین ہو وہ تمام تر توجہات کو خدا کی راہ میں خرچ کر رہا ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی INPUT بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت ایسے شخص کے۔ یعنی INPUT تو برابر ہوگی لیکن OUTPUT زیادہ ہوتی ہے۔ INPUT سے مراد ہے جو اس نے محنت کی۔ دونوں محنتیں کر رہے ہیں۔ لیکن ایک کی محنت ضائع جا رہی ہے چونکہ وہ امین نہیں ہے۔ وہ اچھی قسم کی مشین نہیں ہے۔ اس لئے مقصد پر خرچ کرنے کی بجائے وہ طاقت کو دائیں بائیں خرچ کر رہا ہے۔ اور ایک شخص جو للہ وقف ہے اور خدا کی راہ میں ایسا امین ہے کہ وہ تمام طاقتیں خالصتہً خدا کے لئے خرچ کر رہا ہوتا ہے وہ مقام محمدیت پر فائز ہے۔

پس ادنیٰ مقام سے لے کر مقام محمدیت تک لاکھوں کروڑوں دیگر مراتب اور منازل ہیں۔ جن میں سے گزرتے رہنے کا نام ہی دراصل سُلوک ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں قدم بڑھانا۔ کوشش کرتے چلے جانا۔ تو اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے ساتھ جب یہ فرمایا۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ تو یہ سبق دیا کہ دُنیا میں تم جو محنتیں کرتے ہو اُن کا تو تمہیں برابر نتیجہ ملے گا۔ لیکن ہم تمہیں ایک اَور سُلوک کا اور محنت کا رستہ بتلاتے ہیں جہاں اجر لامتناہی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لامتناہی اجر کا مضمون قرآن کریم میں ہمیشہ ایمان اور عملِ صالح کے ساتھ منسلک پایا جاتا ہے۔ دُنیا کے کسی قانون کے متعلق خدا تعالیٰ نے غیر ممنون اجر کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ پس اِس پہلو سے جماعتِ احمدیہ کو اپنی محنتوں کو زیادہ سے زیادہ اُن راہوں میں استعمال کرنا چاہیئے جو راہیں لامتناہی اجر کی طرف لے کے جاتی ہیں۔ اور اُن محنتوں پر نگران رہنا چاہیئے کہ جن مقاصد کی خاطر ہم کام کر رہے ہیں۔ ہمارا وقت، اور ہماری توانائی انہیں مقاصد پہ خرچ ہو رہے ہیں اور بکھر نہیں جاتے اِدھر اُدھر اور ہمارے نفسانی خیالات اور دِل کی بے ایمانیاں اُن نیک کوششوں کو ضائع نہیں کر دیتیں۔ یہ وہ فرق ہے جو عبادت اور عبادت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی کے نتیجے میں پھر OUT PUT کا فیصلہ ہوتا ہے کہ کسی کو کیا ملے گا۔ پس جماعتِ احمدیہ ایک عارفانہ جماعت ہے۔ یہ کوئی مولویوں کی جماعت نہیں ہے۔ جس نے ظاہری طور پر وضوء کی بعض شرطیں ادا کر دیں اور نماز کے لئے کھڑا ہو کر ایک قسم کی مصنوعی سی نماز پڑھ لی جو زبان سے ادا کی جاتی ہے۔ بلکہ جماعتِ احمدیہ چونکہ عرفان پر مبنی جماعت ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ کی نمازوں میں دِل کا شامل ہونا بلکہ مُسلسل دِل کا عبادت میں شامل رہنا ضروری ہے۔ جہاں آپ دِل اُچٹتا دیکھیں گے وہیں سمجھ لیں کہ عبادات میں کچھ خیانت ہو گئی ہے۔ اور وہاں پر استغفار کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس کا فیصلہ کیسے ہو کہ ہم عبادت میں امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں یا اِس پہلو سے کوتاہیاں ہو رہی ہیں۔ اِس کا ایک آسان گُر خُدا تعالیٰ نے انہیں آیاتِ کریمہ میں آخر پر فَارْغَبْ کے لفظ سے بتا دیا کہ وہ عبادت جس میں تم لذّت محسوس کرنے لگو گے یقین کرو کہ وہ عبادت دُرست تھی۔ اور اس عبادت میں تم نے اپنی محنت کو ضائع نہیں کیا۔ اور صحیح رستے پر خرچ کیا۔ جو عبادت جس حد تک لذّت سے محروم رہتی ہے اس میں رغبت کا پہلو پیدا نہیں ہوتا، اسی حد تک تم نے امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو چونکہ امین مقرر فرمایا گیا تھا اور تمام امانت داروں سے بڑھ کر آپ امین تھے اِس لئے آپ کی عبادت کا لازمی نتیجہ یہ نکالا ہے، فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ خدا کی طرف آپ کے مائل ہونے کا نام ہی رغبت ہے۔ اور کوئی مضمون بیچ میں پیدا ہی نہیں ہوتا۔ جب بھی آپ کھڑے ہوں گے رغبت کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ جب بھی عبادت کریں گے رغبت کے ساتھ عبادت کریں گے۔ پس رغبت کے ساتھ عبادت اِس لئے ضروری ہے کہ فَانْصَبْ کا نتیجہ یہ ہے۔ ورنہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کا مضمون نہیں بنتا۔

عُسر کے بعد یُسر نصیب ہونا چاہیئے

اگر عبادت کی سختیاں انسان جھیلتا ہے اور لذّت سے محرُوم رہتا ہے تو پھر صرف سختیاں ہی حصّے میں آئیں گی۔ اور لذّت سے محرومی بتاتی ہے کہ یُسر کی کوئی منزل اس کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس شروع میں جب آپ اِس مضمون کو پڑھتے ہیں فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ تو عبادت کا مضمون بھی خوب واضح ہو جاتا ہے۔ اور ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ عطا فرما دیا ہے اپنی عبادت کی پہچان کا۔ اپنے مقام اور مرتبے کی پہچان کا اور یہ وہ ایسا راز ہے جو خدا اور بندے کے درمیان رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کی عبادت کس حد تک مقبول ہے۔ کس حد تک کسی بندے کو رغبت نصیب ہوئی یا وہ بندہ جانتا ہے اگر وہ جاننا چاہے۔ لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ اکثر انسان ایک غفلت کی حالت میں زندگی گزار دیتے ہیں اور اگر وہ جاننا چاہیں بھی تو اِس لئے جاننا نصیب نہیں ہوتا کہ اُن کی آنکھوں پر غفلت کے پردے ہوتے ہیں۔ اور نہیں پتہ کہ کیسے جانا جا سکتا ہے۔ اِس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اِس عبادت میں سے گزر کر جب ہم واپس آتے ہیں تو ہم پہلے سے بہتر بن چکے ہوتے ہیں۔ لیکن اِس بات کی پہچان کے اَور بھی پہلو ہیں کہ عبادت نے ان میں کوئی فرق ڈالا یا نہیں ڈالا۔

جب میں یوگنڈا سفر پر تھا وہاں میں نے عیسائیوں اور مُسلمانوں کے ایک مشترکہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اُن کے سامنے اِس بات کو کھولا تو بہت سے وہاں کے جو معززین تھے انہوں نے بعد میں اِس بات میں بہت ہی گہری دِلچسپی لی۔ موقعہ یہ تھا کہ ہم

وہاں ایک مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے کہا کہ جب بھی کوئی عبادت کرنے والا مسجد جاتا ہے یا گرجے جاتا ہے یا جو بھی اس کے عبادت گھر کا نام ہے وہاں جاتا ہے تو جس حالت میں جاتا ہے اگر ویسا ہی واپس آجاتا ہے تو پھر اس کا آنا جانا محض ایک وقت کا ضیاع ہے۔ ایک حرکت ہے جس کا نتیجہ کوئی نہیں۔ اگر آپ کسی کپڑے کو کسی رنگ میں ڈبوئیں اور باہر نکالیں تو وہ سارا رنگ پیچھے چھوڑ آئے تو ایسے کپڑے کو رنگ دینا بالکل ایک مسخرانہ بات ہوتی۔ جو کپڑا رنگ قبول ہی نہیں کرتا اس بیچارے کو بار بار غوطے دینے کا فائدہ کیا ہے اس لئے رنگ کے فن کے جو بھی واقف ہوتے ہیں وہ کپڑے کو پہلے تھوڑا سا بھگو کے دیکھتے ہیں اگر وہ رنگ کو قبول نہ کرے تو پھر یہ توجہ کرتے ہیں کہ کیوں رنگ کو قبول نہیں کر رہا۔ پھر ان داغوں کو دور کرتے ہیں۔ ان کو بعض ایسے تیزابوں سے گزارتے ہیں جن کے نتیجے میں وہ رنگ کو قبول نہ کرنے والی جو بعض بدیاں یا بعض دھبے ان پر پیدا ہو چکے ہوتے ہیں ان کو وہ کاٹتے ہیں اور صاف کرتے ہیں پھر جب ڈبوتے ہیں تو وہ رنگ کو قبول کر لیتا ہے۔ تو ہر شخص جو عبادت کے لئے کہیں جاتا ہے وہ جب واپس آتا ہے تو اس میں کچھ تبدیلی ہونی چاہیئے۔ یعنی جب وہ خدا سے ملاقات کر کے آئے واپس آکے ویسے کا ویسا رہے تو یہ عجیب سی بات ہے کم سے کم اتنا ہی کرے کہ جب ملاقات کر کے آئے تو یہ محسوس کرے کہ میں کسی بڑے گھر سے واپس آیا ہوں اور کچھ دیر اپنی عادات میں کچھ پاک تبدیلیاں پیدا کرے جب کسی کو کوئی منصب نصیب ہوتا ہے تو اس کے اردگرد کے لوگ بھی اس ذمہ داری کو محسوس کرنے لگ جاتے ہیں کچھ فرق محسوس کرتے ہیں۔

پس عبادت کا ایک عام نتیجہ نکلتا رہنا چاہیئے کہ عبادت کرنے والا زیادہ سے زیادہ خدائی رنگ اختیار کرتا چلا جائے اور یہ شعور اس میں پیدا ہوتا چلا جائے کہ چونکہ میں عبادت کرنے والا ہوں اس لئے عام انسانوں سے بڑھ کر مجھ پر ذمہ داریاں ہیں۔ عام انسانوں سے بڑھ کر مجھے باوقار ہونا چاہیئے۔ اور میری عادات اور خصلتوں میں کچھ خدا کے رنگ چڑھنے چاہئیں اگر وہ رنگ نہیں چڑھتے۔ اگر وہ بنی نوع انسان سے جیسے پہلے بدسلوکی کیا کرتا تھا ویسے ہی بدسلوکی کرتا چلا جاتا ہے۔ اگر وہ ویسے ہی لوگوں کے اموال کھاتا ہے۔ اگر ویسے ہی وہ غریبوں پر ظلم کرتا ہے۔ اگر ویسے ہی بددیانتی سے پیش آتا ہے۔ ویسے ہی ترش روئی سے پیش آتا ہے اپنے اہل و عیال کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ ان سے نرمی کا سلوک نہیں کرتا یا بیوی ہے تو اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی۔ بچوں کے ساتھ حسن خلق کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔ رشتے داروں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے، بدمعاملگی کی جاتی ہے۔ یعنی یہ سارے معاملات اور اس قسم کے بہت سے ہیں جن میں روزانہ کی عبادت کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ فرق ہونا چاہیئے۔ یہ ناممکن ہے کہ عبادت سچی ہو اور ان تمام امور میں جن کا میں نے ذکر کیا ہے بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں کوئی نہ کوئی پاک تبدیلی نہ پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ پس جب نہیں ہوتی تو آپ کے دل میں سوال اٹھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا تھا کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ عسر کے بعد یسر نصیب ہوا کرتا ہے۔ میرے حصے میں تو صرف عسر ہی آ رہا ہے۔ میں تو پانچ وقت وضوء کرتا ہوں۔ محنت کرتا ہوں۔ مسجد کے چکر لگاتا ہوں یا گھر میں ٹکریں مارتا ہوں۔ اور کچھ تکلیف اٹھاتا ہوں۔ مگر وہ یسر کہاں چلا گیا جس کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ مجھے تو وہ نصیب نہیں ہوئی اور میرے اندر وہ تبدیلیاں پیدا نہیں ہوئیں جن کے نتیجے میں خلق خدا سمجھے کہ یہ خدا والا انسان ہے۔ اس سے روزمرہ ہر شخص اپنی اپنی توفیق اور حیثیت کے مطابق اپنی عبادت کی قدر پہچان سکتا ہے۔ لیکن کتنے ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں چونکہ آج کل میں عبادت کے مضمون پر زور دے رہا ہوں اور بار بار سمجھا رہا ہوں کہ جب تک ہم عبادت پر قائم نسلیں پیچھے نہیں چھوڑیں گے ہم اپنے حق کو ادا کرنے والے نہیں ہوں گے اس لئے اس مضمون کی طرف میں خصوصیت سے توجہ دلا رہا ہوں۔

پہلا کام تو وہ تھا جس کے متعلق مجالس خدام الاحمدیہ

انصار اللہ، لجنات نے محنت شروع کردی ہے۔

اور میں بہت خوش ہوں کہ ساری دنیا سے ایسی کثرت سے رپورٹیں آرہی ہیں کہ مختلف ممالک کے صدران لجنہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اپنے اپنے دائرے میں منصوبے بنا رہے ہیں۔ لٹریچر تیار کر رہے ہیں۔ آڈیو ویڈیو سے مدد لے رہے ہیں۔ گھر گھر بچوں تک پہنچ کر ان کے جائزے لئے جا رہے ہیں اور جہاں ان باتوں سے بچے محروم ہیں ان کے جائزے لئے جا رہے ہیں۔ ساری جماعت میں بیداری کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ساری جماعت بیدار ہو چکی ہے کیونکہ بیداری ہوتے ہوتے بھی وقت لگا کرتے ہیں۔ جب پہلے شفق کی لو پھوٹتی ہے تو کون سی سب دنیا ایک دم اٹھ جایا کرتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھر ۹، ۱۰ بجے اٹھتے ہیں اور بعض بیچارے تو ۱۱، ۱۲ بجے تک پڑے رہتے ہیں اور سورج سر پر چڑھ آتا ہے اور وہ اپنی غفلتوں میں پڑے رہتے ہیں۔ تو ایسے بھی ہوں گے لیکن جب عموماً بیداری شروع ہو جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صبح ہو گئی ہے تو میں اس صبح کے آثار دیکھ رہا ہوں جو ہر طرف خدا تعالیٰ کے فضل سے پھیلتی چلی جا رہی ہے اور جماعت احمدیہ میں تنظیمی لحاظ سے یہ احساس بیدار ہو رہا ہے کہ ہمارے مقاصد میں اوّل مقصد عبادت گذار بندے پیدا کرنا ہے۔ اور اس پہلو سے جو لوازمات ہیں ان کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ نماز کے آداب سکھانے چاہئیں۔ نماز کی عبارت یاد کروانی چاہیئے۔ اس کے معانی سمجھانے چاہئیں چنانچہ اللہ کے فضل سے اس طرف سے کوشش شروع ہے لیکن ایک حصہ وہ بھی ہے جو عبادت پر قائم ہے اور باقیوں کے مقابل پر بالعموم جماعت احمدیہ کو ایک عددی اکثریت حاصل ہے یا نسبی اکثریت حاصل ہے۔ نسبت کے لحاظ سے جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں لیکن وہ جو نماز پڑھنے والے ہیں ان کو کیسی نماز پڑھنی چاہیئے۔ یہ بھی تو ہمیں سمجھانا چاہیئے۔ اس کے بعد کے جو وسیع مراتب ہیں اور بڑے بڑے مقامات ہیں وہ تو بعد میں آئیں گے۔ لیکن اس سمت میں درست حرکت ہونا ضروری ہے۔ پس ان دو پہلوؤں سے اپنی نمازوں کو جانچیں اور یہ دونوں پہلو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اور کھول کر بیان فرمائے ہیں۔

آپ کی نماز ایک محنت ہے۔ اس محنت کے نتیجے میں آپ کو یسر نصیب ہونا چاہیئے اور یسر انسانی اخلاق کا یسر بھی ہے۔ آپ کے اندر جو تیزی اور ترشی پائی جاتی ہے وہ عسر ہے۔ اس کے مقابل پر جب اخلاق درست ہو جائیں اور مزاج کا میزان درست ہو جائے مزاج اعتدال پر آجائے تو آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر ایسی پاک اخلاقی تبدیلیاں پیدا ہوں کہ آپ زیادہ اعلیٰ درجے کے انسان بننا شروع ہو جائیں اور اس پاک تبدیلی کو اپنی ذات میں محسوس کرنے لگیں اگر آپ نہیں کریں گے تو آپ کی عبادت صرف محنت ہے اور اس کا پھل آپ کو نصیب نہیں ہو رہا۔ دوسرا یہ کہ عبادت میں اگر پہلے لذت نہیں تو لذت کی کچھ جھلکیاں آنی شروع ہو جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے عبادت کے ایک حصے کا حق ادا کیا۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ امین ہیں تو خدا سب سے بڑھ کر امین ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ خدا کی خاطر عسر اختیار کریں اور امانت کا حق ادا کر رہے ہوں۔ جتنی محنت کر رہے ہیں خدا کی خاطر اس کی جانب کر رہے ہوں۔ اخلاص کے ساتھ اس کی طرف رُخ کرتے ہوئے کر رہے ہوں اور آپ کو یسر نصیب نہ ہو آپ کو آسانی بھی نہ ملے، یہ ناممکن ہے۔ وہی خدا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خدا تھا وہی آپ کا خدا ہے جس نے ان کی عبادت کے متعلق فرمایا۔ اِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ o وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ تو جب خدا کی راہ میں کھڑا ہوگا تو ہمیشہ رغبت پائے گا۔ ایک لمحہ بھی تجھے ایسا نصیب نہیں ہوگا کہ جو رغبت سے عاری ہو۔

پس اسی خدا نے آپ سے بھی سلوک فرمانا ہے۔ اس لئے اپنی عبادتوں کو کسوٹی بنالیں یہ جانچنے کی کہ کس حد تک آپ خدا کی عبادت کے حق ادا کر رہے ہیں۔ اس پہلو سے پھر آئندہ نسلوں کو بھی سمجھانا شروع کریں اپنے گردوپیش کو سمجھانا شروع کریں اور اگر کچھ پیش نہ جائے کچھ سمجھ نہ آئے تو اس کا جیسا کہ میں نے علاج بتایا تھا وہ بھی لفظ رغبت میں رکھا گیا ہے۔ دل کو ٹٹولیں۔ آپ کے اندر محبت کی کمی ہے۔ محبت کے بغیر رغبت نصیب نہیں ہوسکتی جو شخص اپنے دنیاوی محبوب سے ملنے کے لئے محنت کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ دقت کہ آج سردی کی کڑی رات ہے یا گرمی کی کڑی رات ہے یہ محبوب سے ملنے کی لذت میں کمی نہیں پیدا کرسکتی۔ یہ دقتیں اپنی جگہ ہوں گی لیکن جس کو سچا پیار ہوگا اس کو اپنے محبوب سے چاہے وہ گرمی کی تپش میں ملاقات ہو یا سردی کی انتہاء میں ملاقات ہو، لازماً لذت ملے گی اور اس کے لئے پھر لوگ بڑی بڑی محنتیں بھی کرتے ہیں۔ راتیں جاگ کر گذارتے ہیں۔ کئی جو صبح دیر سے اٹھنے والے ہیں ایسے بھی ہیں جو عبادت کی بجائے دنیاوی محبوبوں کے لئے جاگ کے راتیں گذار رہے ہوتے ہیں، صبح پھر وقت پہ اٹھا نہیں جاتا لیکن لذت تو ملتی ہے۔ کم سے کم وہ امین ہیں۔ دنیاوی محبتوں کے ضرور امین ہیں تو آپ خدا کی محبتوں کے امین بنے بغیر کیسے لذت حاصل کریں گے۔ پس وہ امانت کا حق یہی ہے کہ آپ اس سے پیار کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں اور اگر نہیں ہے تو فکر کریں اور وہ رستے تلاش کریں جن سے خدا تعالیٰ کا پیار پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ میں پہلے اس مضمون پر روشنی ڈال چکا ہوں، صرف بیداری اور شعور کی ضرورت ہے۔ چاروں طرف سے خدا کی رحمتوں نے آپ کو گھیرا ہوا ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں جب آپ خدا کی رحمتوں کے نزول سے عاری ہوں، احساس اور شعور ہے صرف۔ یہ پیدا ہونا شروع ہو جائے تو پیار کا احساس بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ اور جب محبت پیدا ہو جائے تو پھر خشک نصیحتوں کی ضرورت باقی نہیں رہا کرتی۔ پھر ایک طبعی نتیجے کے طور پر آپ کی عبادتوں میں سرور پیدا ہو جائے گا۔ پھر آپ کے ذکر الٰہی میں ایک گرمی پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو عبادت کے مناصب کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆

ہمارے پیارے رسولؐ غیروں میں مقبول

مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا

(از جناب منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی)

تو ہے محبوب خدا۔ چاہنے والا تیرا　مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا
کلمۂ صل علیٰ ورد زباں رکھتا ہوں　خواب میں دیکھ لیا ہے قد بالا تیرا
ہجر میں دل کے تڑپنے کے ہیں انداز　عشق ہے تجھ کو زمانے میں نرالا تیرا
عفو ہو جائینگی محشر میں خطائیں ساری　داور حشر کو دوں گا میں حوالا تیرا
آہ کر ہجر محمد میں سنبھل کر اے دل　عرش کے پار نکل جائیگا نالا تیرا
لے اڑی آج صبا سوئے مدینہ دل زار　ناتوانی نے بڑا کام نکالا تیرا
نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم　نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالا تیرا
اس قدر ہند میں گھبرائی ہے فوج عشاق　بھاگا آتا ہے مدینے کو رسالا تیرا
گر مجھے شوق مدینہ ہے تو ہاں بسم اللہ　جان بیتاب ہوا دیس نکالا تیرا
لے خبر جلد میری ناز سے سونے والے　ہوگیا فرش زمیں چاہنے والا تیرا

ہوگیا شوق میں وہ آج نثار احمد
دل جو رونق تھا بڑے نازوں سے پالا تیرا

(رسالہ نظام المشائخ)

سپاسِ اعجاز

(نشانِ مباہلہ کے کامیاب ظہور پر کہی گئی۔ ساحر)

مرحبا تشنہ لباں! شان ہیں پھر ساقی ہے
دورِ صہبا و سبو عام ابھی باقی ہے!

چھٹ گئی دھند پھٹی پو، وہ سویرے جاگے
شمع افروزی بس ایک کرن سے یارو!
شرق تا غرب گھٹا ٹوپ اندھیرے بھاگے
شب کے چہرے پہ پشیمان سیاہی دیکھو!
اے خدایانِ حرم! حق کی گواہی دیکھو!
جھوٹ ٹھہرا ہے کبھی صدق و صفا کے آگے؟
کب ہوا یورش ظلمات میں سورج تحلیل؟
بت گرو! بت کی ہے کیا بات خدا کے آگے؟
عزیٰ و ہبل کے آئین کہاں ہیں؟ بولو!
عہدِ حاضر کے فراعین کہاں ہیں؟ بولو!
نام رکھوا کے اندھیرے جو ضیاء بنتے ہیں
شب کے بیٹے جو ہوا کرتے ہیں صبحِ کاذب
زعم باطل میں جو انسان خدا بنتے ہیں۔
راکھ ہو کے وہ فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں!
اپنا فردا لیئے ماضی میں اتر جاتے ہیں!
کیا کبھی دیکھا ہے مر کے بھی اٹھے ہیں فانی؟
کیا کڑی دھوپ میں دیکھی ہے بلا کی برسات؟
کیا کبھی آگ کے شعلے بھی ہوئے ہیں پانی؟
ہاں میرے دیدہ ورو! یوں بھی کبھی ہوتا ہے
جب فلک اپنی جبینوں کے لئے روتا ہے!
الاماں! عبید الٰہی کا نہ سیلے کوئی ـــ
شوکتِ فتح مبیں زیب جبیں ہے اُس کے
الحذر! شیر خداوند سے نہ الجھے کوئی!
جو بھی اس مات میں آئے گا وہ پٹ جائیگا
اپنی دنیا لیئے اس دنیا سے مٹ جائے گا
سن اناسی سے اٹھاسی کی دھمک ہے اولیٰ
جس کو حسرت اعجاز ابھی بھی ساحر!
آئے، وہ آئے ـ اسے کافی ہے میرا مولیٰ
ہم صفیرو! ابھی اشکوں سے وضو رہتا ہے
سن چوہتر کے شہیدوں کا لہو کہتا ہے!

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ U.S.A)

بقیہ صفحہ ۱۲ :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار مکہ کے مظالم اور واقعہ ہجرت مکہ تا مدینہ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت غار ثور کا واقعہ اور اسلام میں جنگوں کے واقعات اور بالآخر دس ہزار قدسیوں سے فتح مکہ کا واقعہ نہایت ایمان افروز رنگ میں پیش کیا۔ اور آخر میں قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مخالفین کے مظالم اور ان کی ناکامی اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کامیابیوں کا تذکرہ مدلل طور پر پیش کیا آپ کی تقریر نعروں پر ختم ہوئی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم رؤیا کی تصحیح

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

حضور انور نے ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ فرمودہ مسجد فضل لندن میں روس سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا تھا۔ اس رؤیا کے بیان کے سلسلہ میں ایک ضروری تصحیح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں مع مکمل رؤیا آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اس تصحیح کے ساتھ مکمل رؤیا شائع کرنے کی ہدایت ہے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ "کچھ عرصہ پہلے میں نے خطبے میں ـــــ (حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۳ کی بدر میں طبع ہو چکا ہے۔

فرمایا:۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ایک رؤیا کا ذکر کیا تھا کہ وہ کسی خوف کی وجہ سے جگہ چھوڑ کر کسی اور ملک میں جانے پر مجبور ہوئے ہیں اور وہاں انہوں نے بچے کو گود میں اٹھایا ہوا ہے یا ام طاہر کے ایک بیٹے کو اور اس میں میں نے حضرت مصلح موعودؓ کی طرف منسوب کر کے نام ظاہر کر دیا تھا۔ چونکہ وہ رؤیا بہت پہلے سے پڑھی ہوئی تھی اس لئے خطبے کے معاً بعد میں نے ربوہ لکھا کہ یادداشت سے بعض دفعہ غلطی ہو جاتی ہے اس لئے آپ۔ اصل رؤیا جس اخبار میں چھپی تھی اس کی عکسی تصویر مجھے بھجوائیں تاکہ اگر غلطی سے کوئی بات واقعہ کے خلاف مذکور ہو گئی ہو تو اس کی درستی کر لی جائے۔ وہ رؤیا میں نے دوبارہ پڑھی تو اس میں باقی مضمون تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل رؤیا کے مطابق ہی تھا یعنی یادداشت نے کوئی غلطی نہیں کی۔ لڑکے کا ذکر تو ہے لیکن اس میں میرا نام نہیں بلکہ جس رنگ میں وہ ذکر ہے وہ اپنی ذات میں خاص ایک معنی رکھتا ہے۔ اور اس میں بھی ایک پیشگوئی مضمر ہے۔ آپ نے یہ لکھا ہے کہ جب میں نے خطرہ محسوس کیا تو میں بالا خانے پر اس غرض سے گیا کہ اپنی اہلیہ ام طاہر کو بھی جگا دوں اور ان کو بھی ساتھ لے چلوں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ لیٹا ہوا ہے۔ اب وہ بچہ جو حضرت مصلح موعودؓ کے ذہن میں موجود نہیں تھا، اچانک اس طرح دکھایا جانا خود اپنی ذات میں ایک اعجازی رنگ رکھتا ہے اور پھر اس سے دلچسپ بات یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے بچے کو اٹھایا تو وہ لڑکا بن گیا تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موجود بچوں کی طرف اشارہ کرنا مراد تھی جو خدا کی تقدیر میں دین کے کام آنے والا تھا اور اس کا لڑکا بن جانا بتاتا ہے کہ بعد میں اس میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی تھی۔ پس ایک تو یہ الفاظ کی درستی ذہن نشین کر لیں اور جو چھپ چکے ہیں خطبے، یا ریکارڈ ہو چکے ہیں ان میں تو اب درستی ممکن نہیں لیکن تاریخ میں یہ بات میرے اس خطبے کے ذریعے درج ہو جائے گی۔

دوسری بہت دلچسپ بات جو دوبارہ پڑھنے سے سامنے آئی ہے وہ یہ تھی کہ جو خطرہ تھا وہ فوجیوں کی طرف سے تھا اور ان فوجیوں کی تعیین نہیں ہے کہ کون ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ میں اچانک گھر سے باہر دیکھتا ہوں تو کچھ فوجی افسر گویا بدنیتی کے ساتھ وہاں کھڑے ہیں اور مجھے ان کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو میں زمین پر اتر کر جانے کی بجائے جس طرح پہاڑوں پر گھر بنے ہوتے ہیں کہ اوپر کی منزل کا بھی بالا بالا تعلق ہوتا ہے۔ میں بالائی رستے سے نکل گیا ہوں اور یہ میری ہجرت کے عین مطابق ہے۔ یعنی بالائی رستے سے یہاں فضائی رستے کے ذریعے رخصت ہونا اور خاموشی سے رخصت ہونا مراد ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، آئندہ کے حالات کے متعلق اپنی بعض رؤیا بیان کرتے ہوئے ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

"اسی تسلسل میں مجھے اپنا ایک رؤیا یاد آ گیا جو ۱۹۴۱ء کے شروع کا ہے۔ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر دوسرے دن شام کو باہر سیر کرتے وقت میں نے یہ رؤیا چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سنایا تھا۔ اور ام طاہر مرحومہ (رضی اللہ عنہا) کو بھی سنایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ خواب مجھے بھول گیا۔ ایک دن ٹہلتے ٹہلتے مجھے اس کا خیال آیا اس پر میں نے سوچنا شروع کیا کہ وہ خواب کیا تھا۔ میں نے ام طاہر مرحومہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ مجھے ایک خواب بھول گیا ہے۔ اس وقت وہ ذہن میں نہیں آتا۔ وہ اہم خواب تھا انہوں نے کہا کہ ایک خواب آپ نے مجھے بھی سنایا تھا وہی تو نہیں پھر انہوں نے وہ خواب سنایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ آپ نے مجھے خواب سناتے وقت یہ بتایا تھا کہ یہ خواب آپ نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی سنایا تھا۔ وہ خواب بھی آئندہ کے حالات کی طرف اشارہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ترکوں کے علاقہ میں ہوں اور ایک بڑی بھاری عمارت ہے۔ اس میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ کسی نے میری دعوت کی ہے اور میں اس دعوت میں گیا ہوں جب میں دعوت سے واپس آیا ہوں تو اس وقت میں اکیلا ہوں۔ ساتھ والے دوست جو ہیں ان میں سے کوئی بھی اس وقت ساتھ معلوم نہیں ہوتا عمارت جس میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف ام طاہر مرحومہ*

میرے ساتھ ہیں اور وہ اوپر کے کمرے میں سو رہی ہیں جب میں اس عمارت کے پہلے کمرے میں داخل ہوا ہوں تو مجھے پیچھے سے آہٹ سنائی دی اور مجھے شبہ ہوا کہ کوئی شخص کمرے کے اندر آنا چاہتا ہے میں نے روشن دان میں سے باہر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک شخص فوجی وردی پہنے ہوئے کمرے کے اندر جھانک رہا ہے۔ میں نے کھڑکی کے پاس سے آ کر باہر کی طرف جھانکا تو مجھے معلوم ہوا کہ چند فوجی افسر باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور ان کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کر کے عمارت کے اندر گھس جائیں۔ پہرے دار اور دوسرے ساتھی اس وقت تک نہیں پہنچے۔ میں نے جلدی جلدی اوپر چڑھنا شروع کر دیا تاکہ ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) کو بیدار کر دوں۔ بہت اونچا جا کر عمارت ایسی ہے کہ ایک طرف شیڈ سا بنا ہوا ہے اور ساتھ صحن ہے۔ وہاں ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) سو رہی ہیں اور ایک بچہ ان کے پاس سو رہا ہے۔ میں نے جس وقت یہ خواب دیکھا ۱۹۴۱ء کی بات ہے۔ اس وقت ہماری لڑکی امۃ الجمیل ساڑھے تین سال کی تھی تو میں نے دیکھا کہ ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) کو جگانا شروع کیا لیکن وہ میرے جگانے پر جلدی نہ اٹھیں میں کہتا ہوں: خطرہ ہے اٹھو اور بچہ کو لے لو مگر انہوں نے اٹھنے میں دیر کی تو میں نے وہ بچہ اٹھا لیا۔ اس وقت وہ بچہ لڑکا بن گیا۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ام طاہر مرحومہؓ کی بچیوں یا بچوں کو مبارک لڑکا دے یا امۃ الجمیل جو لڑکے کی صورت میں دکھائی گئی ہے ممکن ہے جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہی مرد

* وہاں سو رہی ہیں اور ان کے ساتھ ایک بچہ سو رہا ہے۔ میں نے ام طاہر (مرحومہ رضی) اللہ عنہا

کے کام کی توفیق دے دے۔ بہرحال میں نے بچہ کو اٹھالیا اور میں نے کہا۔ کہ میں بچہ لے کر چلتا ہوں۔ تم جلدی جلدی میرے پیچھے آؤ۔ وہاں اب معلوم ہوتا ہے جیسے مٹی ڈال کر کسی اونچی جگہ پر رستہ بنادیا جاتا ہے جیسے پہاڑوں پر مکان ہوتے ہیں۔ اور ایک منزل نیچے اور ایک اوپر ہوتی ہے اور اوپر کی منزل کے ساتھ بھی گو وہ اونچی ہوتی ہے پہاڑ پر رستہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح اس مکان کی بھی دوسری یا تیسری منزل ہے اور وہاں سے بھی ایک سڑک نیچے کی طرف جاتی ہے۔ اس پر میں تیز تیز چلتا ہوں اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہوں۔ اور ام طاہر مرحومہ رضی اللہ عنہا کو اشارہ کرتا چلا جاتا ہوں کہ جلدی جلدی چلو۔ دور جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں۔ وہاں ایک کٹہرے کے ساتھ جو سڑک پر بنا ہوا ہے مجھے ایک عورت نظر آئی۔ میں نے اسے کہا کہ یہاں کوئی ٹھہرنے کی جگہ مل سکتی ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں مل سکتی ہے۔ اتنے میں ام طاہر مرحومہ رضی اللہ عنہا بھی قریب آگئیں اور میں نے اس عورت سے کہا کہ بتاؤ کون سی جگہ ہے وہ ہمیں گاؤں میں لے گئی جیسے گاؤں میں جگہیں ہوتی ہیں کہیں اپلے پڑے ہیں اور کہیں کوڑا کرکٹ پڑا ہے۔ ایسی جگہوں سے چلتے چلتے ایک چھوٹی سی پھوس کی دیواروں والی جھونپڑی آئی وہ ہمیں وہاں لے گئی۔ کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ میں نے ان سے حالات پوچھنے شروع کئے۔ حالات پوچھتے ہوئے مذہب کی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اس وقت میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟

قوان میں سے ایک مرد پہلے تو ہچکچاتا ہے اس کے بعد اس نے کہا کہ ہم ایک نئے مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کون سا فرقہ ہے تو پھر وہ ایسے رنگ میں جیسے کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ مخاطب اس کے متعلق نہیں جانتا۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو بتانا فضول ہے کہتا ہے کہ

ہندوستان کا ایک فرقہ

ہے: میں نے کہا: ہندوستان کا کون سا فرقہ ہے تو اس نے جواب دیا کہ

ہندوستان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم اس کے مرید ہیں پھر وہ کچھ خلافت کا بھی ذکر کرتا ہے کہ

وہاں ہمارا خلیفہ ہے

مجھے اس پر خواب میں خوشی ہوتی ہے اور میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ جس کے متعلق تم کہتے ہو وہ خلیفہ میں ہی ہوں۔ وہ میری بات فوراً سمجھ کر اشارہ کرتا ہے کہ آپ بولیں نہیں اور اس کے بعد اس نے الگ با کان میں مجھے بتایا کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں اور باقی لوگ دہریہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ کون سا علاقہ ہے؟ تو وہ کہتا ہے یہ

روس کا علاقہ

ہے اور کہتا ہے کہ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کو آپ کا پتہ لگ جائے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی"

یہ رؤیا بھی اس امر کی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو روس میں احمدیت کی تبلیغ کے ذرائع کھول دے۔ ممکن ہے ترکی کے علاقہ کی طرف سے یا ایران کے علاقہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ روس میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دے۔

(روزنامہ الفضل۔ قادیان مورخہ ۷ر مئی ۱۹۴۵ء شمارہ نمبر ۱۰۶ جلد ۳۳)

اسلامی نماز اور اس کے مسائل

احادیث نبوی میں نماز کی اہمیت

•۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بندے اور کفر کے درمیان مابہ الامتیاز نماز کا چھوڑنا ہے۔

•۔ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا کَفَرَ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے یعنی مسلمانوں اور باقی لوگوں کے درمیان جو عہد ہے۔ وہ نماز ہے۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

•۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس میں نماز کے متعلق فرمایا:۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مَکْتُوْبَۃً فَقَدْ بَرِئَتْ ذِمَّۃُ اللّٰہِ ۔ (مشکوٰۃ)

جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے (بخشش کے لحاظ سے) نکل جاتا ہے۔

•۔ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد)

حضرت عمر بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو۔ جبکہ وہ سات سال کی عمر میں ہوں اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ان کو سزا دو جبکہ وہ دس سال کی عمر میں ہوں۔ اور ان کے بستر علیحدہ کر دو۔

نوٹ:۔۔۔ بعض دوسری روایات میں بتایا گیا ہے کہ بارہ سال کی عمر میں بچے پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ سات سال کی عمر میں بچے کو پہلے یہ تلقین کرنا چاہیئے کہ وہ روزانہ ایک نماز معین کر کے پڑھا کرے جب اس میں پختہ ہو جائے تو پھر دوسری و تیسری چوتھی بالآخر پانچوں نمازوں کی عادت ۱۲ سال کی عمر میں مکمل ہو جانا چاہیئے

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت)

خدمت بجالانے کا نادر موقعہ

انجمن وقف جدید کے تحت بطور معلم خدمت بجالانے کا شوق رکھنے والے افراد مورخہ ۳۱ر جولائی ۹۰ء تک اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے صدر/امیر صاحب کی تصدیق و سفارش کیساتھ مندرجہ ذیل کوائف کے ہمراہ ناظم وقف جدید قادیان کے پتہ پر ارسال کریں۔ ریٹائرڈ احباب بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں میٹرک پاس اور اردو اور قرآن مجید بخوبی پڑھ لکھ سکنے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔ ۱۔ نام ۲۔ ولدیت ۳۔ عمر ۴۔ تعلیم ۵۔ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ ۶۔ اگر شادی شدہ ہیں تو کتنے بچے ہیں۔ ۷۔ مکمل پتہ۔ اپنی درخواستوں کے ہمراہ اپنا تعلیمی اور طبی سرٹیفیکیٹ اور ایک عدد پاسپورٹ سائز تازہ فوٹو بھی ارسال کریں۔ واضح رہے کہ چھ ماہ تک قادیان میں رہ کر ٹریننگ حاصل کرنا ہوگی دوران ٹریننگ مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار گزارہ اور بطور معلم تقرر ہونے پر ماہوار ۵۰۰/- روپے گزارہ ملے گا ہر درخواست دہندہ کو اپنی درخواست میں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہوگی کہ بعد تکمیل تعلیم ہندوستان میں کسی جگہ بھی تقرر پر درخواست دہندہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

آہ حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحبؓ

”اب اُنہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر“

(از محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد (آندھرا))

اسلام اپنے متبعین کو تلقین کرتا ہے کہ تم اپنی زندگیوں میں ایک زندہ جاوید کارنامہ انجام دے جاؤ قبل اس کے کہ موت کا پیغام بر تمہارے دروازے پر دستک دے تم اس کام کی تکمیل کرلو اور اس مستعار زندگی کو غنیمت جان کر اپنے لئے زادِ راہ تیار کرلو۔ جو کل خداوند ذوالجلال کے روبرو پیش کر سکو جس سے اُس کی خوشنودی اور ابدی حیات نصیب ہو جائے اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک عظیم الشان اور قابلِ تقلید نمونہ چھوڑ جاؤ۔ ایسے وجود جماعتوں اور قوموں کے لئے تعویذ کا کام دے جاتے ہیں۔ اُن کی برکتوں سے قومیں فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ اور اُن کے گذر جانے سے ایک بہت بڑی خلا واقع ہو جاتی ہے حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایسے ہی وجودوں میں سے تھے جو اس دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے محبوب لامکانی کے حضور حاضر ہو گئے

حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کے فرزند اکبر تھے۔ اور ۱۹۱۵ء میں قابل فخر باپ کے ہمراہ حضرت المصلح موعودؓ کے عہد میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ آسمان احمدیت کے درخشندہ ستاروں میں سے ایک تھے جن کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آپ بعد میں آکر پہلوں سے آگے نکل گئے آپ نے جس رنگ میں اشاعت لٹریچر کی ہے اُس کے تعلق سے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آپ کے اس کام کو دیکھ کر مرکز کو بھی شرم آتی ہے ایک دَور میں حضرت سیٹھ صاحب پر شدید مالی ابتلا آیا مگر چندوں کی رفتار وہی رہی جب حضرت مصلح موعودؓ کو علم ہوا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ ”ایک دوست نے لکھا ہے کہ آپ کی مالی حالت کمزور ہوتی جارہی ہے آپ بہت زیادہ چندہ دیتے رہے ہیں فی الحال آپ بقایوں اور اگلا چندہ دینے کا خیال چھوڑ دیں تو بات پسندیدہ ہوگی“۔ یہ ایسا عظیم الشان سرٹیفکیٹ تھا جو خلافت کے دربار سے ملا۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو فرمایا ہے کہ مجھے چالیس مومن مل جائیں تو میں ساری دنیا پر اسلام غالب کر سکتا ہوں اُن چالیس مومنین میں کا ایک نمونہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ہیں“ حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ۱۲ر جون ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم سکندرآباد و قادیان میں حاصل کی چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے مشورہ اور ارشاد پر آپ کو برطانیہ میں مزید تعلیم کے لئے بھجوایا گیا جہاں آپ نے ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی اور واپسی پر حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ آپ اسلامیہ ہائی سکول کی کمیٹی کے ممبر رہے جماعتی طور پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری تبلیغ، سیکرٹری وصایا اور نائب امیر رہے۔ نیز ”حیات قدسی“ کا پہلا حصہ آپ کو ترتیب دینے کا شرف حاصل رہا۔

آپ نہایت مخلص فدائے احمدیت اور والہانہ عقیدت خلفاء عظام سے رکھتے تھے آپ ہی کے فرزند محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب پی۔ ایچ ڈی۔ صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد ہیں جو جماعت کی ممتاز شخصیت ہیں۔ اور خدماتِ جلیلہ انجام دے رہے ہیں۔ حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب مورخہ ۱۹ر جون شام ساڑھے پانچ بجے چلتے پھرتے جان جانِ آفریں کے سپرد کر گئے اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ آپ سے جب ملاقات ہوتی تو آپ مسکرا کر ملتے اور دعائیں دیتے آپ کے ملنے سے ایک روحانی قوت محسوس ہوتی۔ جب خاکسار نے آپ کا چہرہ وفات کے بعد دیکھا تو عجیب نورانی اور ویسے ہی مسکراتا ہوا آپ کی اہلیہ صاحبہ غم میں ڈوبی ہوئی تھیں اور ہچکیاں بندھی تھیں خاکسار نے تسلی دی۔ فرمانے لگیں مولوی صاحب فرشتہ چلا گیا اس جملے میں نہ جانے کیا قوت تھی کہ میں بھی اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور آنکھیں بہہ پڑیں۔ اور سچ ہے کہ حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب چلتے پھرتے فرشتہ تھے۔ گویا آسمان احمدیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ مسکراتے ہوئے غروب ہو گیا آپ پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور شب بیدار تھے آپ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے، خلفاء عظام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت وعقیدت تھی۔ آپ کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ آپ چلتے پھرتے فرشتہ تھے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسے دل تو اُسی پر جاں فدا کر

آپ کا خاندان نہایت مخلص اور قابل تقلید نمونہ پیش کر رہا ہے آپ کے چھوٹے بھائی محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب جو میرے ہمزلف ہیں جنہیں تبلیغ کا جنون ہے اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اور حقیقت میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ نے اپنی اولاد کی بہترین انداز سے تربیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سچ ہے سے

یہ زمیں کھا گئی اللہ آسماں کیسے کیسے

آپ کی وفات پر الہ دین بلڈنگ میں کثیر تعداد میں جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد اور غیر از جماعت اکٹھے ہوئے تھے خاکسار نے بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ پڑھائی بعدہ آپ کے جسد خاکی کو بنڈلاگوڑہ فارم میں امانتاً دفنایا گیا۔ یہاں بھی حیدرآباد کے بہت دوست اکٹھے ہو گئے تھے لہٰذا محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے آپکا نمازِ جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ اِس خاندان کو ابھی کچھ عرصہ پہلے محترمہ صدیقہ الہ دین صاحبہ کے شوہر ڈاکٹر ساجد صاحب امریکہ کی وفات کا غم ہلکا ہوا نہ تھا کہ محترم سیٹھ صاحب کی وفات اِس خاندان کے لئے دوسرا بڑا صدمہ پیش آیا مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ محترمہ فیض النساء صاحبہ اور قابلِ فخر اولاد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم راشد محمد الہ دین صاحب امریکہ، محترمہ امینہ بیگم صاحبہ آف پاکستان، محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ امریکہ کو چھوڑا ہے۔ اللہ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ؞

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳ر جون ۱۹۹۰ء بعد نماز مغرب اسریٰ میرج ہال میں محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے عزیزہ راشدہ اختر صاحبہ بنت محترم محمد ظہور الدین صاحب آف حیدرآباد کا نکاح ہمراہ عزیزم اشفاق احمد ابن مکرم سراج احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ کے ساتھ مبلغ سات ہزار دو صد پچیس روپے (۷۲۲۵/-) حق مہر کے عوض پڑھایا اسی دن تقریب رخصتانہ بھی منعقد ہوئی۔

مورخہ ۵ر جون ۱۹۹۰ء کو چنتہ کنٹہ میں محترم سراج احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ دی جس میں کم وبیش آٹھ صد افراد مدعو تھے۔

محترم سراج احمد صاحب مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ احمدیہ چنتہ کنٹہ)

جناب طاہر القادری کا بیان

”پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین جناب طاہر القادری نے کہا ہے کہ ”میں نے قادیانیوں کے خلاف کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ ہی کوئی مباہلہ کیا تھا“۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ر جون ۹۰ء)

قادیان دارالامان میں عید الاضحیہ کی پر مسرت اور مبارک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

مضافات قادیان سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نماز میں شامل ہوئے

رپورٹ مرتبہ قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر بدر

قادیان ۴ ر وفا (جولائی) ۱۹۹۰ء آج یہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا نماز عید پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد ۸-۴۵ پر شروع کی گئی۔ دو روز قبل کافی بارش ہوئی اس روز مطلع صاف تھا مضافات قادیان سے دور دور کے علاقوں سے مسلمان ... بھاری تعداد میں نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ کے صحن میں سائبان لگا کر مردوں کا اور مسجد مبارک میں مستورات کا انتظام کیا گیا تھا۔ شعبہ سمعی بصری کے تحت ویڈیو فلم تیار کی گئی۔ جبکہ ٹی وی سٹیشن جالندھر والوں نے بھی کوریج دی اور ۲½ بجے کی مقامی خبروں میں متعدد مقامات کی طرح ہمارے پروگرام کو بھی ٹیلی کاسٹ کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں فرمایا کہ آج قربانی کا دن ہے اور اس دن کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے خدا تعالیٰ نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا از سر نو انتظام فرمایا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا اور انہیں ایک عظیم ابتلاء میں ڈالا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور حضرت اسماعیلؑ ابھی چھوٹے بچے تھے تو آپؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ اسے ذبح کر رہے ہیں چنانچہ حضرت اسماعیلؑ سے پوچھا آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری قربانی کا مطالبہ ہے تو میں تیار ہوں۔ جب لٹا کر چھری پھیرنے لگے تو خدا نے فرمایا کہ تونے اپنی رویا پوری کر دی مگر میری غرض یہ ہے کہ توحید کے قیام کے لئے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کے لئے اپنی اور اپنی نسلوں کی قربانی دیتے چلے جاؤ۔ ابوالانبیاء کی اس قربانی کو خدا تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے قرآن مجید میں محفوظ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ابراہیمی سنت کو دوبارہ قائم فرمایا اسی کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ اور آپ سب کو میں اس عید کی مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ... یہ عید آپ کے لئے آپ کے خاندان قبیلہ ملک ہمسایہ عالم اسلام اور ساری دنیا کے لئے مبارک کرے ازاں بعد آپ نے فریضہ حج کی ضرورت اور غرض و غایت تفصیل سے بیان کی۔ اور فرمایا کہ اسلام تو ہر ایک کے لئے امن و سلامتی کا محافظ ہے اور ہمیں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم کس حد تک اس تعلیم پر عمل پیرا ہیں اس تعلیم کو پھر تازہ کرنا ہے اس تعلق میں آنمحترم نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زندگی کے واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح ان کے عملی نیک نمونہ سے دشمن ایمان لائے اگر ہمیں بھی اسلام سے محبت ہے تو اس نمونہ پر چل کر ساری دنیا میں نور پھیلانا ہے اور تاریکی و جہالت کو دور کرنا ہے۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حج کے اس فریضہ کو ادا کرنے سے کچھ خدا کے مجبور و مظلوم بندے بھی محروم ہیں جنہیں انتہائی عشق و محبت کے باوجود بیت اللہ کی زیارت سے روکا جاتا ہے پس ایسے وہ تمام لوگ اور وہ احمدی جنہیں ہر سال جب حج آتا ہے اور اس کی شدید خواہش اسے تڑپاتی ہے اور اسے ویزہ نہیں دیا جاتا ہم امید رکھتے ہیں کہ نیتوں اور حالات کا جاننے والا خدا ان کا حج قبول فرمائے گا۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حج کے ذریعہ امن و سلامتی کی تعلیم ملتی ہے جو قرآن مجید میں محفوظ ہے پس آپ امن کے شہزادہ بن جائیں اور ہمارا وجود دوسروں کے لئے امن کا ذریعہ بن جائے تب جا کر دوسروں سے ہمیں امن نصیب ہوگا قرآن مجید کی اس تعلیم پر عمل کئے بغیر دنیا میں کبھی بھی حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا

خطبہ ثانیہ کے بعد آنمحترم نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ الحمد للہ بخیر و عافیت ہیں گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہمارے غلط اندازوں اور انتظام کی بعض غلطیوں سے ہمارے مہمانوں کو تکلیف پہنچی تھی اور بعض بغیر کھائے چلے گئے تھے حضور ایدہ اللہ کو بھیجی جانے والی رپورٹ میں جہاں کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کا ذکر کیا اپنی خامیوں کا بھی ذکر کیا تو حضور انور نے جہاں خوشی کا اظہار فرمایا اپنے ایک خط میں دکھ کا بھی اظہار فرمایا لہٰذا ہم اپنے بھائیوں سے معذرت کرتے ہیں اور معافی کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ سب بھائی نماز کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے ضیافت کو قبول فرما کر ہماری عزت افزائی اور حوصلہ افزائی فرمائیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ آخر پر صاحبزادہ صاحب نے دعا کے اعلانات فرمائے اور اجتماعی دعا کرائی اور احباب نے ایک دوسرے سے گلے مل کر مبارکباد دی اس موقعہ پر مضافات قادیان سے تشریف لانے والے جملہ احباب کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں برآمدے اور مدرسہ احمدیہ کے ہال میں پر تکلف کھانے سے ضیافت کی گئی۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر عمومی۔ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب قائمقام افسر لنگر خانہ نے مع اپنے عملہ اور مقامی خدام و احباب جماعت نے خصوصی تعاون دیا اور عزیزان اطفال نے پانی پلانے کی خدمت بڑی مستعدی سے انجام دی فجزاہم اللہ احسن الجزاء اس موقعہ پر امارت مقامی کی طرف سے ۴۸ جانور کی قربانی دی گئی۔ اور انفرادی طور پر افراد نے بھی قربانی کی سعادت پائی۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

محترم بھائی محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور کی وفات کے بعد بڑے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ہر طرف سے بہت سے احباب کرام کے ہمدردانہ تعزیت نامے موصول ہو رہے ہیں۔ ان کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں مرحوم کے صاحبزادگان۔ خاندان کے عمزدگان اور خاکسار ان جملہ احباب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

جملہ احباب سے مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔

خاکسار

(محمد زاہد سولیجہ ... جماعت احمدیہ کانپور)

کراچی میں بھاری خون خرابہ ناگزیر نسلی گروپوں میں آخری ٹکر کسی بھی لمحہ متوقع

اس شہر کو اپنے تمام گناہ دھونے کیلئے خون سے نہانا پڑیگا مہاجروں و غیر مہاجروں میں جگہ جگہ چرچے

کراچی ۲۹ جون۔ (آئی اے این ایس) کراچی اور حیدر آباد کے نسلی فسادات میں سینکڑوں لوگ مارے جا چکے ہیں پھر بھی کراچی میں لوگ اب بھی مزید خون خرابے کی باتیں کرتے ہیں یہ شہر میں رہنے والا ہر شخص چاہے وہ مہاجر ہے یا غیر مہاجر یہی کہتا ہے کہ مزید خون یقیناً بہے گا۔ کیسے اور کیوں؟ لگتا ہے کہ یہ ان کو بھی معلوم ہے مگر وہ سب یہ ذرا فسوس کرتے ہیں کہ نسلی گروپوں کے درمیان آخری ٹکراؤ ناگزیر ہے ان کا کہنا ہے کہ جب تک سبھی نسلی گروپ یہ احساس نہیں کر لیتے کہ ان کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنی چاہیئے تب تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ لوگ اس متوقع خون خرابے کی باتیں تو اس طرح کرتے ہیں۔ جیسے کہ کراچی کو اپنے تمام گناہ دھونے کے لئے خون سے نہانا ہوگا۔

جب "خون خرابے" پر دیوان خانوں یا چائے کی دکانوں پر باتیں اور بحث مباحثہ ہوتا ہے تو یہ متوقع خون خرابہ غیر حقیقی لگتا ہے لیکن اس کے خوف کی لوگوں کے رویہ اور برتاؤ سے واضح جھلک ملتی ہے شہر پہلے ہی مہاجر۔ سندھی یا پٹھان علاقوں میں بٹا ہوا ہے جن کے درمیان پنجابی بستیاں ہیں۔ فیصل کالونی۔ لیاقت آباد۔ اورنگی۔ نظام آباد۔ نیو کراچی برمنتر روڈ اور صدر کے علاقے مہاجر علاقے مانے جاتے ہیں۔ پٹھان کالونی۔ بنارس کالونی بہاری۔ سائٹ اعظم بستی اور اختر کالونی پٹھان۔ پنجابی۔ یا سندھی غلبہ والے علاقے ہیں۔ لانڈھی کورنگی۔ گرین ٹاؤن ماڈل کالونی روڈ۔ اور درگ روڈ و قومی شاہراہ کے ساتھ ساتھ بستی آبادیاں سبھی فرقوں کے اثر کے خطوں میں بٹی ہوئی ہیں کچھ علاقوں میں مہاجر اب بھی غیر مہاجر علاقوں میں آباد ہیں اور پنجابی پٹھان۔ اور سندھی بھی کچھ علاقوں میں مہاجروں کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ جب کہ ان میں سے ماڈل کالونی جیسے کچھ علاقوں میں ہمارا سال نسلی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ واضح نسلی غلبہ والے علاقوں میں تشدد اسی وقت بھڑکتا ہے جب عام نسلی دنگے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تشدد دب بھی جاتا ہے ایسے مواقع بھی آئے ہیں جب مخالف نسلی گروپوں نے ایک دوسرے کو ان علاقوں میں بچایا ہے مگر بدقسمتی سے اخبارات ایسی خبروں کو جگہ نہیں دیتے۔ ڈیفنس لیچر کلفٹن اور گلشن اقبال جیسے خوش پوش علاقوں میں نسلی تشدد کم ہوا ہے مگر ان علاقوں میں اغوا اور ڈکیتی کی وارداتیں نسلی فسادات سے بھی بڑا مسئلہ ہیں کراچی کے گرد و نواح کے دیہات میں سندھی آباد ہیں مگر وہ ابھی تک نسلی تشدد سے متاثر نہیں ہوئے۔ گو مہاجر قومی تحریک کے لیڈر الطاف حسین کے اسلامی ڈیموکریٹک الائنس کے ساتھ گٹھ جوڑ سے مہاجروں اور پنجابیوں اور پٹھانوں کے درمیان کشیدگی کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ لوگ اب بھی رات دیر گئے مخالف نسلی آبادی کے غلبہ والے علاقوں میں جانے سے گریز کرتے ہیں حالانکہ وہ دن کے وقت آزادانہ وہاں گھومتے ہیں۔ رات کے وقت ملی کالا پور روڈ کھوکھراپار۔ لیاقت روڈ۔ اور اورنگی جیسے مہاجر غلبہ والے علاقوں میں پٹھان یا پنجابی ٹیکسی ڈرائیور مسافروں کا انتظار کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ حیدر آباد پولیس فسادات سے پہلے تک سندھی لوگوں کو کسی دوسرے نسلی گروپ کی نسبت زیادہ آزادی حاصل تھی اور لگ بھگ سبھی نسلی علاقوں میں ان کا سواگت کیا جاتا ہے۔ اور دنگوں کے بعد شہر میں امن بحال ہو گیا مگر اس مقابلتاً سکون کے باوجود ایک عجیب بے نام سا خوف سارے ماحول پر چھایا ہوا ہے۔ یہ ڈر ڈاکوؤں اغوا کاروں اور نسلی گروپوں۔ اور منشیات کی ناجائز تجارت کے بادشاہوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ اور اس کے اوپر ڈر ہے خون خرابے کا جس کی ہر کوئی بات کرتا ہے۔

اخبار نویسوں کے ساتھ بات چیت کرنے والے لوگ اس امر کی تاکید کرتے ہیں کہ ان کا نام نہ چھاپا جائے۔ مبادا اس سے کوئی ناراض ہو جائے اور چونکہ آج کل ہر کسی کے پاس ہتھیار ہیں اس لئے کوئی بھی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ایک سینئر پولیس افسر جس کا دعویٰ ہے کہ اگر سرکار اسے اختیار دے دے تو وہ سبھی نسلی گروپوں کا قلع قمع کر سکتا ہے۔ اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ اس دعویٰ کے ساتھ اس کا نام ظاہر کیا جائے تو اس نے منع کر دیا صرف کراچی کے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس مسٹر برنی ہی واحد ایسے پولیس افسر ہیں جنہوں نے اپنا نام ظاہر کئے جانے کی اجازت دی اور وہ بھی اس وقت جب وہ ایک پالیسی بیان دے رہے تھے ورنہ وہ بھی ان دیکھی نسلی گولی سے اسی طرح خائف ہیں جس طرح کے ان کے ماتحت افسران۔ سیاسی ورکر تک پبلسٹی سے احتراز کرتے ہیں

یہ بات بڑی عجیب لگتی ہے کیونکہ ایسے لوگ تو پبلسٹی کے شوقین ہوتے ہیں مگر وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کے کسی بیان سے کوئی مخالف ناراض ہو گیا تو ان کو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور اس طرح سیاست خود بخود ایک خفیہ کھیل بن گئی ہے۔ کراچی میں لوگوں کا کہنا ہے کہ ہر سیاسی گروپ کے مسلح دھڑے ہیں مہاجر قومی تحریک کے دھڑے کا نام بلیک ٹائیگرز ہے۔ اور پاکستان پیپلز پارٹی کا مسلح ونگ الذوالفقار کہلاتا ہے۔ اگرچہ دونوں گروپ اس کی تردید کرتے ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ گروپ حقیقی ہیں اور سیاسی تشدد میں ملوث ہیں۔

مہاجر قومی تحریک کے لیڈر الطاف حسین کی لندن کو روانگی سے پہلے ہر رات ان کے گھر کے سامنے جمع ہونے والے ہجوم اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ کراچی کی نسلی سیاست میں کس قدر مقبول ہیں۔ طاقت اور جوش سے بھرے مہاجر نوجوان ماسوائے پیر جی (الطاف حسین) کے سوا کسی کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کراچی کے مسائل کی کنجی پیر جی کی سیاست ہی ہے پیر جی کے تئیں ان کی عقیدت ان کے گیت اور ڈسپلن بہت ہی متاثر کرتی ہیں مگر اس سے مشاہدین کے ذہن میں ایک خوف بھی پیدا ہوتا ہے اور سوال اٹھتا ہے کہ اگر الطاف حسین ان کی امیدوں پر پورے نہ اترے تو کیا ہوگا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۷ مئی سنہ ۹۰ء)

دعائے مغفرت

افسوس میری والدہ محترمہ حسینی بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عمر صاحب دہلوی مرحوم مورخہ ۱۳ جون ۹۰ء بروز بدھ سکندر آباد میں بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ میرے والد صاحب مرحوم کے ساتھ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۹ء کو سرسیور گاؤں ملحقہ دہلی سے ہجرت کر کے قادیان اپنے بڑے بیٹے مکرم قمر الدین صاحب درویش کے پاس آگئی تھیں اور پارٹیشن کے بعد آپ سب سے پہلی عورت تھیں جو قادیان میں رہائش کیلئے وارد ہوئیں اور چالیس سال کا عرصہ درویشانہ ماحول میں انتہائی صبر قناعت اور دعاؤں میں گذارا، انتہائی منکسر مزاج غرباء پرور اور سب ہمسایوں کیساتھ حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ ابتدائی ایام میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کیلئے آٹا اور دالیں ہاتھ والی چکی پر پیس کر دیتی تھیں آخر دم تک چلتی پھرتی رہیں تھوڑا عرصہ پہلے بینائی اور شنوائی متاثر تھی خاکسار کو مع اہلیہ و بچگان عرصہ تیس سال تک ان کی خدمت کا موقعہ ملا۔

خلافت سے محبت نظام سلسلہ کا احترام کرتی تھیں قادیان کے بیت النصرت لائبریری کے قیام کے وقت آپ کو ابتدائی خاتون کی حیثیت سے بنیادی اینٹ نصب کرنے کی سعادت ملی۔ مورخہ ۵ جون ۹۰ء کو میرے بڑے بھائی مکرم شیخ مہر دین صاحب نائب صدر سکندر آباد اور ان کی اہلیہ آپکو اپنے ساتھ سکندر آباد لے گئے چند دن بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا قادیان سے انتہائی محبت تھی سکندر آباد جا کر بے قرار رہیں اصرار کرتی رہیں کہ مجھے قادیان لے چلو چونکہ آپ موصیہ تھیں لہذا آپکو سکندر آباد میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ مرحومہ کا سب سے بڑا بیٹا مکرم سراج دین صاحب کراچی میں ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار: عمر الدین دہلوی قادیان)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ میں دو کامیاب جلسے

رپورٹ مرتبہ مکرم سید عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

جلسہ پیشوایان مذاہب

پہلا جلسہ $\frac{5}{90}$ ۲۲ کو عیدگاہ میں منعقد ہوا۔ جو محلہ دہیواں ساہی کے نزدیک اور بر لب سڑک واقع ہے اس جلسہ میں شرکت کے لئے مبلغین کرام اور معززین مقررین کیرنگ سے بذریعہ جیپ جو سیٹھ عبدالرحیم صاحب ابن سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم نے دی تھی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سید بوستان احمد (؟) جیپ کے ساتھ آ گئے اور ان مبلغین کرام کو کیرنگ سے لے کر آئے۔ ان کے طعام و قیام مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم کی کوٹھی میں ہوا۔ انہوں نے بہترین انتظام کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ باقی اوقات کا انتظام طعام جماعت کی طرف سے مکرم عمر علی صاحب سیکرٹری ضیافت نے کیا تھا۔

اسی روز چھ بجے شام اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز مکرم سید انوارالدین صاحب ایم اے کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم خوانی عزیزم عبدالحکیم ڈار صاحب نے کی بعدہ تعارفی تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب ایم اے نے کی جسے سب نے پسند کیا۔

تقریر اول۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے اڑیہ زبان میں کی آپ نے وید۔ گیتا اور دیگر ہندو شاستروں سے اور قرآن مجید سے ثابت کیا کہ ہر مذہب امن شانتی کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرنے سے دنیا میں شانتی اور امن قائم ہو جاتا ہے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ نے بڑے دلنشین انداز میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی آپ نے وید۔ گیتا اور بائیبل سے ثابت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بشارتیں ہیں کہ ایک عظیم الشان نبی کا ورود ہوگا جو دنیا میں تاریکی اور اندھکار کو دور کرے گا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں پیدا ہوئے تب عرب کی سرزمین میں جہاں جہالت کا دور دورہ تھا موصوف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ تعلیم پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک خطرہ خون بہائے بغیر ٹل گیا۔ اور سب کو معاف کر دیا گیا اور پورا عرب اسلام کی آغوش میں آگیا۔

اس کے بعد مکرم جناب الحاج توفیق احمد چودھری جو بنگلہ دیش سے آئے ہوئے تھے۔ اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں بنگلہ میں تقریر کی یہ زبان یہاں کی اڑیہ زبان سے ملتی جلتی ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے اس مایہ ناز مقرر نے ایسی پرجوش اور معلومات سے پر تقریر اسلام اور احمدیت کی شان میں کی کہ ایک سماں بندھ گیا۔ اور لوگ عش عش کر اٹھے۔ موصوف کی تقریر سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کٹک شری رگھوناتھ مصرا اور ایم۔ ایل۔ اے شری کالندی بہرہ کالج کے پرنسپل بھی بہت متاثر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ ایسی تقریر ہم نے کبھی نہیں سنی تھی۔ قریباً ایک گھنٹہ موتی بکھیرنے کے بعد اور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کے بعد اپنی تقریر کو ختم کیا اور جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کے جلسہ کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے اپنے مخصوص انداز میں وید گیتا اور قرآن کریم سے موازنہ کر کے سامعین کو بہت متاثر کیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ جب اندھکار ہوتا ہے۔ پرم پتا پرمیشور اپنا اوتار بھیجتے ہیں اسی طرح بھارت ورش میں شری کرشن جی مہاراج اوتار ہو کر آئے اسی طرح حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے۔ ان تمام نبیوں کے بعد نبیوں کے سردار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام تعلیمات کا نچوڑ قرآن مجید کو دنیا کے سامنے پیش کیا جس پر لوگ عش عش کر اٹھے اور آپ کی تقریر کو سراہا۔

اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کٹک شری رگھوناتھ مصرا نے تقریر کی جو مکرم توفیق احمد چودھری سے بہت متاثر ہوئے۔ اور بڑے ولولہ انگیز الفاظ میں ان کی تقریر کو سراہا۔ انہوں نے یہ کہا کہ آپ کا جو موٹو MOTTO ہے LOVE FOR ALL HATERED FOR NONE اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پر جب سب لوگ عمل کریں گے تو دنیا میں شانتی اور امن قائم ہو جائے گا۔ آپ لوگ اس موٹو MOTTO پر چلیں۔ اور دنیا کو اس پر چلنا سکھائیں۔ اس پر چلنا بہت مشکل امر ہے۔ ان کو جماعت کی طرف سے لٹریچر پیش کیا گیا جس کو آپ نے خوشی سے قبول کیا۔ اور کہا کہ آپ لوگ جب بھی ایسا جلسہ کریں تو مجھے دعوت دیں میں حاضر ہو جاؤں گا۔

اس کے بعد شری کالندی بہرہ لوکل ایم۔ ایل۔ اے نے بڑے موثر انداز میں تقریر کی اور یہ بھی ہمارے مقررین کی تقریروں سے متاثر تھے۔

بعدہ خاکسار نے اپنی تقریر میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے اس دھرم سبھا میں شامل ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کٹک شری رگھوناتھ مصرا اور شری کالندی بہرہ ایم۔ ایل۔ اے اور دیگر مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد صدارتی تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے تمام تقریروں کا خلاصہ بیان کیا اور تمام مذاہب کی پراسن تعلیمات پر عمل کرنے کی تحریک فرمائی تاکہ دنیا میں امن و شانتی قائم ہو جائے۔

ہمارا دوسرا جلسہ محلہ گوپال پور میں ہوا جو $\frac{5}{90}$ ۲۳ کو شام چھ بجے زیر صدارت جناب عبدالباسط خان صاحب صدر صوبائی تبلیغی کمیشن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم میاں داؤد احمد صاحب نے خوش الحانی سے کی۔ اس کے بعد عزیزم ابو نصر تنویر احمد نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔

اس کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے کی۔ آپ نے اردو زبان میں تقریر کی اور کہا کہ ہمارا کلمہ ایک ہے اور ہماری تعلیم سب کی سب اسلامی تعلیم ہے اور سامعین نے اس کا اچھا اثر لیا۔

اس کے بعد مولوی عبدالحکیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھونیشور نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ جو الزام غیر احمدی علماء لگاتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں وہ بالکل جھوٹ بولتے ہیں۔ اور تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ جو مظالم ہم پر مولوی صاحبان اور ان کے ماننے والے ڈھاتے ہیں وہی مظالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی شدومد سے ڈھایا گیا۔ جس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے ماننے والوں پر ڈھایا گیا اس ایک نکتہ سے معلوم ہوتا ہے کون سچائی پر ہے۔

اس کے بعد صدر جلسہ کی اجازت سے مولوی سید فضل عمر صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چند منٹ کے لئے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔

اس کے بعد محترم جناب الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے نہایت ہی دلنشین اور اپنے مخصوص انداز میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی جس میں آپ نے بہت اچھے انداز میں

(باقی صفحہ … پر)

ایران میں زلزلہ سے ہولناک تباہی دیہات میں ایک بھی فرد زندہ نہیں بچا انتہائی رقت انگیز مناظر

مجھ سے یہ مت پوچھئے کہ کتنے آدمی مر گئے ہیں۔ یہ پوچھئے کہ بچ کتنے گئے ہیں۔ صرف میں، اور میرا بیٹا۔ اور میرے گاؤں کی ایک عورت۔ پچھلے دنوں بدھوار بھونچال سے تباہ شدہ اس شمال مشرقی صوبہ میں زندہ بچ گئے ایک شخص سولی مین نامی نے کہا موضع کوپ نہ کا یہ شخص اپنی سمت چوٹوں کے باوجود کس طرح پہاڑی کے اوپر چڑھا اور مدد کے لئے پکارا۔

اس نے ارنا خبر رساں ایجنسی کو بتایا "میرا بچ جانا محض ایک معجزہ تھا پہاڑ کی چوٹیوں سے ٹن ہا ٹن پتھر نیچے گرے اور چٹانوں و کنکروں، پتھروں کے پہاڑ کے نیچے دیہات ان میں رہنے والے سبھی لوگ۔ مویشی اور باغیچے دب گئے۔

اس خوفناک بھونچال کے ۲۷ گھنٹے کے بعد یہ پایا گیا کہ پہاڑی علاقوں کے بہت سے دیہات زمین میں مل گئے ہیں۔ اور ابھی تک وہاں پہنچنا ممکن نہیں ایک اور بچ جانے والے شخص موضع آب پور کے علی نے ارنا کو بتایا کہ تباہ شدہ دیہات میں پتھروں اور مٹی کے ٹکڑوں کے نیچے بہت لوگ دب گئے ہیں ان کی لاشیں وہاں سے ابھی تک نہ نکالی گئی ہیں اور نہ انہیں دفن کیا گیا ہے۔ اس نے کہا "لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے تمام علاقہ میں بدبو پھیلی ہوئی ہے۔ جس سے بچاؤ کی کارروائی اور مشکل ہو گئی ہے۔" تباہی اس خوفناک حد تک زیادہ ہے کہ چند دیہات میں ایک بھی آدمی نہیں بچا کہ وہ باقی ہلاک شدگان کے دفن کا انتظام کر سکے۔ چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ دیہات میں بیشتر زخمی اشخاص کی حالت نازک ہے۔ ان کی فوری دیکھ بھال اور انہیں ہسپتال میں داخل کروانے کی سخت ضرورت ہے۔

رود بار زیتون کبھی ایک خوش حال پہاڑی جگہ تھی اب وہاں محض بچ رہے لوگوں کی چیخ و پکار ہی سنائی دیتی ہے۔ عارضی بنائی ہوئی قبروں کے پاس ان کی گریہ زاری ہی علاقہ کی خاموشی کو توڑتی ہے دکھ سے پاگل ہوئے ایک بوڑھے دیہاتی ظاہر بشیر نے کہا زمین میرے تمام پریوار کو نگل گئی ہے۔ ایک نوجوان نے آہ و پکار کرتے ہوئے کہا یہاں میرا بھائی ہے یہاں میرا بچہ ہے۔ یہاں میری نوجوان بہن ہے۔ اور یہ میرا باپ ہے۔

جو بھی چیز نزدیک تھی قبروں کو ان سے ہی ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یہ چیزیں لکڑی کے دروازوں سے لے کر پلاسٹک کے تھیلوں تک ہیں۔ سیاہ چادریں اوڑھے سہمے روتی ہوئی عورتیں گھیرا ڈال کر ان کے گرد کھڑی تھیں۔ مرد الگ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں کھڑے تھے۔ ایک دیہاتی نے کہا۔ ہر نئی قبر میں تین چار آدمی دفن ہیں۔ بھونچال کی وجہ سے قبروں کی کچھ پرانی سنگ مرمر کی سلیں تڑک گئی تھیں۔

رود بار زیتون تہران سے ۲۸۰ کلو میٹر شمال مغرب میں صوبہ گیلان میں ہے بحرہ کیسپین کے اونچی پہاڑی ڈھلوانوں تک کے علاقہ میں وہ یہ بار کے بھونچال نے جو سینکڑوں آبادیاں تباہ کی ہیں وہ ان میں سے ایک ہے۔ بچ جانے والے لوگوں نے بتایا کہ گاؤں میں یا اس کے نزدیک کم از کم ۵ ہزار لوگ مارے گئے۔ اس کی آبادی ۱۸ ہزار کی تھی۔ حکومت ایران کا اندازہ ہے کہ بھونچال سے علاقہ میں ۵۰ ہزار سے زیادہ لوگ ہلاک اور ۲ لاکھ زخمی ہوئے جبکہ پانچ لاکھ کے گھر جاتے رہے۔

فوجی ہیلی کاپٹر لگاتار آتے جاتے رہے۔ وہ گاؤں کو خوراک اور دوائیاں لے جا رہے ہیں جب کہ جن لوگوں کو گاؤں سے لے جانے کی ضرورت تھی انہیں لے جاتے تھے۔ اس گاؤں کے سب سے نزدیک سب سے بڑا قصبہ قزمدان ہے سڑک سے ۳ گھنٹہ میں وہاں پہنچا جا سکتا ہے تھکے ہوئے فوجی سپاہی لگاتار قبریں کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے لاشوں کی بدبو سے بچاؤ کے لئے نقاب پہن رکھے تھے۔ دیگر فوجی بچ گئے لوگوں اور لاشوں کی تلاش میں بل ڈوزر چلا رہے ہیں ایمبولینس اور کنکریٹ کی سلیں ادھر ادھر کر رہے تھے گاؤں کے دو کلو میٹر تک باہر درجنوں ایمبولینس گاڑیاں پانی دوائیوں اور دیگر چیزوں کے ٹرکوں کا کنواسے دکھائی دے رہا تھا۔ ڈھا ہوا کنکریٹ اور اکھڑے ہوئے درخت نزدیک دریا کی بہتی میں بکھرے پڑے تھے۔

اتنی زیادہ موتیں اس لئے ہوئیں کہ ہر شخص سویا ہوا تھا۔ اور کسی کو دوڑ کر باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا۔ ایک بوڑھی عورت زینب بی بی نے رائٹر کو بتایا جب بھونچال آیا تو میں سوئی پڑی تھی میں بستر سے نکل کر بھاگی۔ تب نیچے جھکی اور اتنے میں دروازہ میرے اوپر آ گرا سسکیاں لیتے ہوئے اس نے کہا میری ماں مر گئی ہے میرے بچے مر گئے ہیں۔ میرا باپ مر گیا ہے۔ میری مدد کرو۔ وہ سڑک پر بیٹھی تھی جس کے درمیان گہری دراڑ تھی۔

ہائے میرے خاوند، میری جان ایک نوجوان دلہن نے ایک قبر کو چھاتی سے لگاتی ہوئی کہا۔ قبر ایک کمبل سے ڈھانپی ہوئی تھی۔ اس نے کہا تم دوسری دنیا کو چلے گئے ہیں اس دنیا میں میں اکیلی رہ گئی۔ ایک عورت نے بدیشی جرنلسٹوں سے چلا کر کہا ہمیں تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں۔ تمہاری باتوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں تمہاری مدد چاہئے۔ ان جرنلسٹوں کو سرکاری ہیلی کاپٹر سے اس گاؤں میں لایا گیا تھا۔

ایران نے بدیشیوں سے بھونچال کے لئے مدد قبول کی ہے مگر رود بار زیتون امداد کا سارا کام ایرانیوں کا ہی دکھائی دیتا تھا۔ ایک مولانا محمد ابراہیم قبروں میں دعا مانگنے کے لئے رکے تھے۔ انہوں نے کہا لوگ مضبوط ہیں ان میں صبر ہے اور حالات پر غالب آئیں گے ایک لڑکے نے اپنا مٹی کا بنا ہوا منی بینک توڑا اور اس میں سے سیاہ ہو چکے سکے زمین پر بکھر گئے۔ اس کی ماں نے وہ اٹھا لئے اور انہیں ایک سفید ڈبے میں اس کے اوپر بنے چھید میں سے ڈال دیا اور بچے نے جو پیسے بچا لئے تھے وہ ایران کی اس بدترین قدرتی تباہی کے شکار لوگوں کی مدد کے لئے بھیج دئے۔ ان کے پیچھے کھڑی گھٹیا سے کپڑے پہنے ایک عورت نے اپنی شادی کی انگوٹھی اتاری اور بکس والے ریلیف ورکر سے درخواست کی کہ وہ مصیبت زدگان کے لئے وہ لے لے اس نے کہا میرے پاس کوئی نقدی نہیں ہے۔

ایرانی ٹیلی ویژن پر اس بھونچال کے بارے فلمیں دکھائی جاری ہیں جو دل ہلا دینے والی ہیں۔ ان میں تباہ مکان گریہ زاری کرتی ہوئی عورتیں یتیم بچے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ قوم ۱۹۷۹ کی آیت اللہ روح اللہ خمینی کے اسلامی انقلاب کے بعد بہت کچھ قربان کر چکی ہے۔

جب لوگ امدادی مراکز میں روپیہ کپڑے اور خون دینے آتے ہیں۔ تو امداد پانے والوں کی لمبی قطاریں لگ جاتی ہیں۔ ہسپتال سرگرمی سے کام کر رہے ہیں بیکریاں دن رات چالو ہیں اور ہوائی جہاز تباہ شدہ پہاڑی علاقہ پر بغیر رکے اڑتے رہتے ہیں۔ بھونچال آنے کے چند گھنٹوں کے اندر ہی بلڈ بنک بھر گئے۔ اور حکام کو خون دینے والوں سے درخواست کرنی پڑی کہ وہ ابھی ٹھہریں۔

ایک دہائی کے انقلاب جنگ ہتیاؤں پھانسیوں اور مہنگائی نے ایرانی سپرٹ کی آزمائش کی ہے۔ یہ آزمائش خصوصاً ۱۹۸۰-۸۸ کی خلیجی جنگ میں ہوئی جس میں دس لاکھ اشخاص کے ہلاک یا زخمی ہونے کا اندازہ ہے جبکہ لاکھوں بے گھر ہو گئے۔

بھونچال کے بعد صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہمارے لوگوں نے مشکلات کی مزاحمت کرنا سیکھ لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ قومی تباہی خدا کی طرف سے لیا گیا امتحان ہے دریں اثناء ارنا کے مطابق اتوار کو بھی شمال مشرقی ایران میں نیا بھونچال آیا جو ریکٹر سکیل پر ۵.۷ درجہ کا تھا اور اس نے صوبہ رشت کی راجدھانی گیلان کو ہلا دیا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲ مئی ۱۹۹۰ء)

تبلیغی رپورٹ

مورخہ ۵-۸-۹۰ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ منارگھاٹ کے زیر اہتمام منارگھاٹ ٹاؤن کے قریب گلیوں میں ایک تبلیغی پروگرام بنایا ہر ایک گھر میں جا کر تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور تبلیغی کتب فروخت کی گئیں۔ اس پروگرام میں خاکسار کے ہمراہ دو خدام اور دو انصار بھائی شریک ہوئے دو گھنٹے کے اندر ساٹھ روپے کا تبلیغی کتب فروخت ہوئیں اور ایک سو سے زیادہ لٹریچر مفت تقسیم کیا بہت سے غیر از جماعت افراد سے تبادلہ خیالات کیا۔

اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید)

× ایک تازہ بنی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

پانچواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

لجنہ اماء اللہ بھارت کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگا۔ لجنات بھارت اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوانے کی کوشش کریں۔ نیز پروگرام میں شامل ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ و ناصرات کو تیاری کے ساتھ بھجوائیں۔ مرکزی اجتماع سے قبل اپنا لوکل اجتماع منعقد کریں۔ پروگرام لائحہ عمل میں درج ہے۔

چندہ اجتماع لجنہ بہت کم لجنات کی طرف سے ملا ہے لجنات اس طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ اور بجٹ کے مطابق چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

ضروری اعلان برائے تعلیم القرآن تربیتی کلاسز لجنہ اماء اللہ

ہر سال ہر لجنہ کی تعلیم القرآن تربیتی کلاسز مئی جون میں لگائی جاتی ہیں۔ اس سال ماہ مئی، جون میں ہر لجنہ کی تربیتی کلاس لگنی تھی۔ جس کا نصاب لائحہ عمل ۱۹۹۰ء میں درج ہے۔ لیکن اب تک کسی لجنہ کی طرف سے تربیتی کلاس لگانے کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ برائے مہربانی لجنات بھارت نصاب کے مطابق کلاسز لگائیں اور رزلٹ سے دفتر لجنہ بھارت کو مطلع کریں۔ تاکہ سندات تیار کر کے بھجوائی جائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

دعائے مغفرت:۔ مکرم عبدالقدوس صاحب یادگیر کے والد مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب مؤذن جماعت احمدیہ یادگیر مورخہ ۱۷ر ۶ کو یادگیر میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی مغفرت بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام پانے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

یوم خلافت کے بابرکت پروگرام

جماعتہائے احمدیہ بھارت نے امسال بھی حسب روایات ۲۷ر ہجرت (مئی) ۱۹۹۰ء کو مختلف مقامات پر یوم خلافت بڑی شان اور عظمت سے منایا متعدد مقامات پر ذیلی تنظیموں نے کھیلوں اور علمی مقابلوں کے پروگرام مرتب کئے۔ اور بارونق اور بابرکت اجلاسات منعقد فرمائے۔ اجلاسات میں مقررین نے مسئلہ خلافت پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کئے گئے۔ اجتماعی دعاؤں اور مناسب تواضع پر اجلاسات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے۔ بغرض دعا و ریکارڈ ان جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں جنکی رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی خلافت کی بیش قیمت برکات سے نوازے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

پورٹ بلیئر انڈیمان۔ سونگھڑہ ۲۔ ساگر۔ چنتہ کنٹہ۔ کلکتہ۔ ہلدی پدا (اڑیسہ) کیرنگ سکندرآباد۔ سورو (اڑیسہ) دہلی۔ سملیہ۔ بھدرواہ۔ وڈمان۔ منارگھاٹ (کیرلہ) کوچین۔ پینگاڈی (کیرلہ) جڑچرلہ (آندھرا) شاہجہانپور۔ جمشید پور۔ سانڈھن۔ تلاکور موسیٰ بنی مائنز (بہار) کنشدر (ورنگل) نونہ می کشمیر جلسہ یوم مسیح موعود۔ غنچہ پاڑا (اڑیسہ) کیناتور۔ لجنہ اماء اللہ چیلا کرو (کیرلہ) جلسہ یوم مصلح موعود اور یوم مسیح موعود۔ رشی نگر کشمیر جلسہ یوم مسیح موعود۔ بھدرواہ جلسہ یوم مسیح موعود۔ سانڈھن۔ کروڈ ایلی۔ چنداپور (آندھرا)۔

ارشاد نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے

خدمات حاصل کریں

احمدیہ پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائٹر:۔ نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTI DEALERS.

Ahmadiyya Chawk Qadian. 143516.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پاکستان)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ

(پیشکش)

ہمانی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶

ٹیلیفون نمبر:۔ 43-4028-5137-5206

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زدجام عشق
-/۱۰۰ روپے

حبوب مفید اٹھرا
-/۴۵ روپے

اکسیر اولاد نرینہ
(اکورس)

تریاق معدہ
-/۸　-/۱۵

روغن بال
کاجل

حب جدوار
-/۲۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی 31/5/6 لوئر چت پور روڈ
کلکتہ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE :- 275475. RESI :- 273903.

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
(دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,
15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹووِنگس

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA　PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400059.
RESI :- 6233389 }

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیثِ نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN :- TIMBER TEAK, POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

خدا کی پسندیدہ ۲ دو باتیں

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ :- دو باتیں ایسی ہیں جو زبان پر تو بالکل ہلکی ہیں مگر (قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہونگی اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں۔ یعنی "(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ (۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ"۔

طالبانِ دعا :- } محمد شفیق سہگل، محمد نسیم سہگل، محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد، ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔۔۔۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے سیلز اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 670001
PHONE NO. 4498.
HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI
(KERALA) PIN. 670303.
PHONE NO. 12.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
LUCOS-TVS
DISTRIBUTORS
AMBASSADOR TREKKER
PEUGEOT - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3, P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001.
تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

ٹیلیفون نمبرز:- 28-5222 — اور — 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!"
(کشتی نوح)

AIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۹۰ء۔ رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۲۳